بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 68

شمارہ 23

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

2/شوال 1440 ہجری قمری • 6/احسان 1398 ہجری شمسی • 6/جون 2019ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ○

(آل عمران:103)

ترجمہ: اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31/مئی 2019 کو بیت الفتوح (لندن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ابتدائے اسلام میں دفاعی لڑائیوں اور جسمانی جنگوں کی اس لئے بھی ضرورت پڑتی تھی کہ دعوت اسلام کرنے والے کا جَواب اُن دنوں دلائل و براہین سے نہیں بلکہ تلوار سے دیا جاتا تھا لیکن اب تلوار سے جواب نہیں دیا جاتا بلکہ قلم اور دلائل سے اسلام پر نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں یہی وجہ ہیکہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ سیف کا کام قلم سے لیا جاوے اور تحریر سے مقابلہ کر کے مخالفوں کو پست کیا جاوے

اللہ تعالیٰ نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اُتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھاؤں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اسلام کو جنگ کی دو قوتیں دی گئی تھیں

اب دیکھو کہ یہی رباط کا لفظ جوان گھوڑوں پر بولا جاتا ہے جو سرحد پر دشمنوں سے حفاظت کیلئے باندھے جاتے ہیں۔ ایسا ہی یہ لفظ ان نفسوں پر بھی بولا جاتا ہے جو اس جنگ کی تیاری کیلئے تعلیم یافتہ ہوں، جو انسان کے اندر ہی اندر شیطان سے ہر وقت جاری ہے۔ یہ بالکل ٹھیک بات ہے کہ اسلام کو دو قوتیں جنگ کی دی گئی تھیں۔ ایک قوت وہ تھی جس کا استعمال صدر اوّل میں بطور مدافعت و انتقام کے ہوا۔ یعنی مشرکین عرب نے جب ستایا اور تکلیفیں دیں تو ایک ہزار نے ایک لاکھ کفار کا مقابلہ کر کے شجاعت کا جوہر دکھایا اور ہر امتحان میں اس پاک قوت و شوکت کا ثبوت دیا۔ وہ زمانہ گزر گیا اور رباط کے لفظ میں جو فلاسفی ظاہری قوت جنگ اور فنون جنگ کی مخفی تھی وہ ظاہر ہوگئی ہے۔

اس زمانہ میں جنگ باطنی کے نمونے دکھانے مطلوب ہیں

اب اس زمانہ میں جس میں ہم ہیں جنگِ ظاہری کی مطلق ضرورت اور حاجت نہیں۔ بلکہ ان آخری دنوں میں باطنی جنگ کے نمونے دکھانے مطلوب تھے اور روحانی مقابلہ زیر نظر تھا۔ کیونکہ اس وقت باطنی ارتداد اور الحاد کی اشاعت کیلئے بڑے بڑے سامان اور اسلحہ بنائے گئے۔ اس لئے ان کا مقابلہ بھی اسی قسم کے اسلحوں سے ضروری ہے۔ کیونکہ آجکل امن و امان کا زمانہ ہے اور ہم کو ہر طرح کی آسائش اور امن حاصل ہے۔ آزادی سے ہر آدمی اپنے مذہب کی اشاعت اور تبلیغ اور احکام کی بجا آوری کرسکتا ہے۔ پھر اسلام جو امن کا سچا حامی ہے، بلکہ حقیقتاً امن اور سِلْم اور آشتی کا اشاعت کنندہ ہی اسلام ہے کیونکر اس زمانہ امن و آزادی میں اس پہلے نمونہ کو دکھانا پسند کرسکتا تھا؟ پس آجکل وہی دوسرا نمونہ یعنی روحانی مجاہدہ مطلوب ہے کیونکہ ع کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس

موجودہ زمانہ میں جہاد

ایک اور بات بھی ہے کہ اس پہلے نمونہ کے دکھانے میں ایک اور امر بھی ملحوظ تھا۔ یعنی اس وقت اظہار شجاعت بھی مقصود تھا جو اس وقت کی دنیا میں سب سے زیادہ محمود اور محبوب وصف سمجھی جاتی تھی اور اس وقت تو حرب ایک فن ہو گیا ہے کہ دور بیٹھے ہوئے بھی ایک آدمی توپ اور بندوق چلا سکتا ہے۔ ان دنوں میں سچا بہادر وہ تھا جو تلواروں کے سامنے سینہ سپر ہوتا۔ اور آجکل کا فن حرب تو بزدلوں کا پردہ پوش ہے۔ اب شجاعت کا کام نہیں بلکہ جو شخص آلات حرب جدید اور نئی توپیں وغیرہ رکھتا اور چلا سکتا ہے وہ کامیاب ہوسکتا ہے۔ اس حرب کا مدعا اور مقصد مومنوں کے مخفی مادہ شجاعت کا اظہار تھا اور خدائے تعالیٰ نے جیسا چاہا خوب طرح اسے دنیا پر ظاہر کیا۔ اب اس کی حاجت نہیں رہی اس لئے کہ اب جنگ نے فن اور مکیدت اور خدیعت کی صورت اختیار کر لی ہے اور نئے نئے آلات حرب اور پیچدار فنون نے اس قیمتی اور قابل فخر جوہر کو خاک میں ملا دیا ہے۔ ابتدائے اسلام میں دفاعی لڑائیوں اور جسمانی جنگوں کی اس لئے بھی ضرورت پڑتی تھی کہ دعوت اسلام کرنے والے کا جواب اُن دنوں دلائل و براہین سے نہیں بلکہ تلوار سے دیا جاتا تھا۔ اس لئے لاچار جواب الجواب میں تلوار سے کام لینا پڑا لیکن اب تلوار سے جواب نہیں دیا جاتا بلکہ قلم اور دلائل سے اسلام پر نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ سیف (تلوار) کا کام قلم سے لیا جاوے اور تحریر سے مقابلہ کر کے مخالفوں کو پست کیا جاوے۔ اس لئے اب کسی کو شایاں نہیں کہ قلم کا جواب تلوار سے دینے کی کوشش کرے۔ ع

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

اس وقت قلم کی ضرورت ہے

اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہوسکتا تھا؟ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔ میں نے ایک وقت ان اعتراضات اور حملات کو شمار کیا تھا جو اسلام پر ہمارے مخالفین نے کئے ہیں۔ ان کی تعداد اس وقت میرے خیال اور اندازہ میں تین ہزار ہوئی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ اب تو اور بھی تعداد بڑھ گئی ہوگی۔ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اسلام کی بنا ایسی کمزور باتوں پر ہے کہ اس پر تین ہزار اعتراض وارد ہوسکتا ہے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ یہ اعتراضات تو کوتاہ اندیشوں اور نادانوں کی نظر میں اعتراض ہیں مگر میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے جہاں ان اعتراضات کو شمار کیا وہاں یہ بھی غور کیا ہے کہ ان اعتراضات کی تہ میں دراصل بہت ہی نادر صداقتیں موجود ہیں جو عدم بصیرت کی وجہ سے ان کو دکھائی نہیں دیں اور حقیقت میں یہ خدائے تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آ کر اٹکا ہے وہیں حقائق و معارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 49 تا 51، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

2017ء-2018ء میں اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے بے انتہا فضلوں اور نصرت وتائید کے عظیم الشان نشانات میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

گزشتہ ایک سال کے دوران جماعت احمدیہ کا دو نئے ممالک East Timor اور Georgia میں نفوذ
اس طرح اب تک دنیا کے 212 ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے

اس عرصہ میں دنیا بھر میں 129 ممالک سے 300 راقوام سے تعلق رکھنے والے چھ لاکھ سینتالیس ہزار (647,000) افراد کی احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت

دنیا بھر کے مختلف ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کے ایمان افروز واقعات

899 نئی جماعتوں کا قیام، 1773 نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ، 411 مساجد کا اضافہ، دنیا بھر میں 180 مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کا اضافہ

سویڈش زبان میں قرآن کریم کے نظرِ ثانی شدہ ترجمہ کی اشاعت

82 ممالک میں 488 نئی لائبریریز کا قیام، 63 زبانوں میں ڈیڑھ کروڑ سے زائد مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ کی طباعت

سوا کروڑ سے زائد لیف لیٹس کے ذریعہ اڑھائی کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کی تبلیغ، لندن سے ہفتہ وار ''الحکم'' (انگریزی) کا اجراء

دنیا بھر میں اسلام کے پُرامن اور حقیقی پیغام کی اشاعت کیلئے ایم.ٹی.اے کی بے مثال خدمات کا تذکرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 04 راگست 2018ء بروز ہفتہ (بعد دوپہر کے اجلاس میں) امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں خطاب

(السلام علیکم ورحمۃ اللہ! پہلی بات تو یہ نوٹ کر لیں کہ جب نعرے لگانے ہوں گے اگر ضرورت ہوئی تو سٹیج سے لگیں گے ہر کوئی نعرہ نہ بلند کرے۔ جب یہاں سے نعرہ بلند ہو تب جواب دیں)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ-
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

اس وقت جیسا کہ ہمیشہ سے یہ طریق ہے کہ سال کے دوران اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہوئے ان کا اظہار کیا جاتا ہے اور رپورٹ پیش کی جاتی ہے وہ مختصراً میں پیش کروں گا۔

نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 212 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ 34 سال میں 1984ء کے بعد 121 نئے ممالک احمدیت کو عطا فرمائے ہیں اور دوران سال دو نئے ممالک ایسٹ تیمور (East Timor) اور جارجیا (Georgia) میں جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔

East Timor جنوب مشرقی ایشیا میں انڈونیشیا کا ہمسایہ ملک ہے جس کو 20 رمئی 2002ء کو انڈونیشیا سے باقاعدہ آزادی حاصل ہوئی۔ پہلے یہ ملک 1702ء سے لے کر 1975ء تک پرتگال کی کالونی بھی رہا ہے۔ یہاں اس ریجن میں یہ واحد عیسائی ریاست ہے جہاں 97 فیصد کیتھولک عیسائی آباد ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہوئی ہے۔ انڈونیشیا کے ذریعہ سے یہاں تبلیغ کی گئی اور چھ افراد پر مشتمل ایک خاندان نے وہاں احمدیت قبول کی۔ یہ پہلا پودا ہے یا چند پودے لگے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہوتی جائے گی۔

دوسرا ملک جارجیا ہے یہاں مقامی لوگوں کی آبادی تو نہیں لیکن پاکستانی اور ریجن کے ذریعہ سے یہاں جماعت قائم ہوئی ہے۔ مشنری بھی یہاں بھجوا دیا گیا ہے۔ مشن ہاؤس بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہاں کے مقامی لوگوں کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مشنری کے کاموں میں برکت ڈالے۔

ممالک کے حوالے سے یہ مَیں بات کر دوں۔ بعض دفعہ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ گو یو این او کی ممبر شپ تو 195 ممالک کی ہے لیکن اس کے علاوہ بھی 38 ممالک ایسے ہیں جو independant ہیں یا اپنی حکومتیں وہاں قائم ہیں اور دنیا میں ان ممالک کو باقاعدہ recognise کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ دنیا میں 195 ممالک ہیں اور جماعت احمدیہ شاید مبالغہ سے کام لیتی ہے، یہ کوئی مبالغہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب چھوٹے چھوٹے ممالک میں بھی جماعت قائم ہو رہی ہے۔

ملک وار جماعتوں کا قیام

اس سال پاکستان کے علاوہ جو دنیا میں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 899 ہے اور ایک ہزار سات سو تہتر (1773) مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا پودا لگا ہے۔ مختلف ممالک میں جو جماعتیں قائم ہوئی ہیں آگے اسکی تفصیل ہے۔ 899 وہ ہیں جہاں باقاعدہ جماعتیں قائم ہو گئی ہیں اور 1773 ایسے مقامات ہیں جہاں کوئی نہ کوئی احمدی اس جگہ، شہر میں یا قصبہ میں آ گیا ہے اور باقاعدہ جماعت قائم نہیں ہوئی۔ اس کو ساتھ کی جماعت کے ساتھ attach کیا گیا ہے۔

نئے مقامات پر جماعتوں کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں نائیجر سرفہرست ہے۔ 224 نئی جماعتیں یہاں قائم ہوئیں۔ پھر سیرالیون ہے۔ آئیوری کوسٹ ہے۔ بہت سارے افریقن ممالک ہیں۔

نئی جماعتوں کے قیام کے واقعات

نئی جماعتوں کے قیام کے واقعات میں امیر صاحب گھانا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ دباری (Dabari) گاؤں کے چیف امام اور پانچ دیگر اماموں کو کانفرنس میں مدعو کیا گیا۔ Dabari چیف امام نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ پہلے ہم سمجھتے تھے کہ احمدی کافر ہیں لیکن جب آپ کے مبلغ ہمارے گاؤں آئے اور ہم سے تبلیغ کی اجازت مانگی تو ہم نے کہا سننے میں کیا حرج ہے۔ چنانچہ ہم نے اجازت دے دی اور جوں جوں یہ مربی صاحب اسلام کی تبلیغ کرتے جارہے تھے ہمارے دل صاف ہوتے جارہے تھے۔ ہم نے اس سے پہلے اتنا پیارا پیغام نہیں سنا تھا۔ پس ہم نے احمدیت قبول کر لی۔ اور اب ہمارا ایمان ہے کہ احمدیت ہی سچا اسلام ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ ہمارے گاؤں کا نام احمدیہ ویلیج رکھا جائے۔

پھر بینن کے لوکوسا ریجن کے معلم لکھتے ہیں کہ ہم ایک گاؤں سیگلے ہوئے (Seaglohoue) میں تبلیغ کیلئے گئے۔ وہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ جب گاؤں کے چیف سے ملے اور اس کو آنے کا مقصد بتایا تو کہنے لگا کہ ہم تو پہلے ہی مسلمان ہیں۔ تم لوگ کون سا نیا اسلام بتانے کیلئے آئے ہو۔ اس پر انہیں جماعت احمدیہ کا مکمل تعارف کروایا گیا۔ جماعتی پمفلٹس بھی دیے گئے۔ چیف نے پمفلٹس اپنے پاس رکھ لئے اور کہا کہ اچھا آپ اگلے ہفتے آ جائیں۔ گاؤں والوں کو اکٹھا کر دوں گا پھر آپ نے جو بات کرنی ہوئی کر لینا۔ چنانچہ وہاں سے واپس آ گئے۔ لیکن اسی دن رات کو نو بجے کے قریب چیف کا فون آیا کہ میں کل ہی آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ اگلے روز جب ہم وہاں پہنچے تو چیف نے سارے گاؤں والوں کو اکٹھا کیا ہوا تھا۔ چیف نے بتایا کہ کل جب آپ لوگ یہاں سے گئے تھے تو ساتھ والے گاؤں کا امام مسجد یہاں آیا تھا اور کہنے لگا کہ احمدیوں کی بات ہرگز نہ سننا یہ لوگ کافر ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ پہلے جب ہم نے تمہیں کہا تھا کہ ہمیں اسلام سکھاؤ تو اس وقت تم آئے نہیں اور اب جبکہ جماعت احمدیہ اس گاؤں میں آ کر تبلیغ کرنے لگی ہے تو تمہیں ہم یاد آ گئے ہیں۔ چنانچہ وہاں موجود لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس پر چیف کے علاوہ گاؤں کے دیگر 63 افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اس طرح وہاں نئی جماعت قائم ہوئی۔

نائیجر کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں ایک گاؤں میں ہم تبلیغ کیلئے گئے۔ انہیں امام مہدی اور جماعت کا تعارف کروایا۔ اس پر ایک بوڑھا آدمی اٹھ کر اپنے گھر گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کی تصاویر لے کر آیا۔ کہنے لگا کہ 2006ء میں احمدیوں کے پروگرام میں شامل ہوا تھا اور ہم تو اس وقت سے انتظار کر رہے تھے کہ آپ لوگوں سے رابطہ ہو کیونکہ ہمارے بزرگوں نے ہمیں بتایا تھا کہ امام مہدی کا زمانہ آ چکا ہے۔ اس لئے ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مہدی مانتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ چنانچہ سارا گاؤں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گیا۔

اسی طرح لائبیریا کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک گاؤں فانجا (Fahnga) میں تبلیغی پروگرام کیا۔ نماز مغرب کے بعد گاؤں کے لوگوں کو جمع کیا اور احمدیت کا تعارف کروایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں بتایا۔ پروگرام کے اختتام پر وفات مسیح کے بارے میں سوال ہوا جس کا ان کو قرآن کریم اور احادیث کی رُو سے تفصیلی جواب دیا گیا۔ لیکن اس وقت کسی نے بیعت نہیں کی۔ اتفاق سے اس پروگرام میں ایک دوسرے گاؤں کے امام الحاجی موسی کمارا بھی موجود تھے۔ یہ سارے مسلمان تھے۔ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کی وضاحت سن کر کہنے لگے کہ میرے تمام شکوک دور ہو

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’یہ صرف محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے یہ مرکز عطا فرمایا‘‘

دشمن نے اپنے زعم میں جن فضلوں اور برکتوں کو ہم سے چھیننا چاہا تھا، اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر اور کئی گنا بڑھ کر اس مسجد اور اس مرکز سے وہ ترقیات کے نظارے دکھائے
جماعتِ احمدیہ کی ترقی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہے، نہ دنیا کی کوئی حکومت اس کی ترقی کو روک سکتی ہے اور نہ کسی حکومت کی مدد کی جماعتِ احمدیہ اپنی ترقی کے لیے محتاج ہے

ہم جب تک اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے رہیں گے، جب تک اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے
اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مورد بنتے ہوئے ان ترقیات کا حصہ بنے رہیں گے

جو لوگ یہاں مرکز بننے کی وجہ سے اس نئی آبادی کے قرب و جوار میں آکر آباد ہونے کی کوشش کر رہے ہیں یا ہو رہے ہیں
انہیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی حالتوں کو ایسا بنائیں کہ اس علاقے میں احمدیت اور اسلام کی حقیقی تصویر لوگوں کو نظر آئے

اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری تو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہماری باتیں اور ہمارے کام، ہماری تعلیم اور ہمارے عمل ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہوں

مسجدوں کا جو مقصد ہے اسے پورا کرنا ہوگا تب ہی اللہ تعالیٰ کے انعام ملیں گے

’’اعمال کے لیے اخلاص شرط ہے‘‘

ایک حقیقی عابد جو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہو کر عبادت کرتا ہے وہ نہ صرف اپنی روحانی حالت بہتر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے تعلق میں
بڑھتا ہے بلکہ اپنی جسمانی حالت بھی ٹھیک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرتا ہے

اس مرکز کے بننے پر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کا حق ادا کرنے کے لیے ہمیں جہاں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے وہاں اخلاقی معیاروں کو بھی بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ اس رمضان کو اس لحاظ سے بھی ممتاز بنالیں کہ اپنے گھروں کو بھی اس مہینے کی برکتوں سے ہم نے سنوارنا ہے۔

دنیا کے اس خطے میں اللہ تعالیٰ نے مرکز کی توفیق دی جو توحید سے خالی ہے بلکہ شرک سے بھرا ہوا ہے کہ یہاں سے ایک نئے عزم کے ساتھ توحید کو پھیلانے کا کام کرو اور آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق کے مشن کو پورا کرو اور پھر وہ دن بھی آئے جب بستیوں کی بستیاں اور شہروں کے شہر اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرنیوالے ہوں

احمدیت کی ترقی اور دنیا کے اس خطے میں مرکز کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے دعا کریں اور بہت دعا کریں......تمام مخالفین کے منصوبوں کو پارہ پارہ ہوتے ہم دیکھیں ربوہ جانے کے راستے بھی کھلیں اور قادیان جو مسیح کی تخت گاہ ہے وہاں واپسی کے راستے بھی کھلیں اور مکہ اور مدینہ جانے کیلئے راستے بھی ہمارے لیے کھلیں کہ وہ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بستیاں ہیں اور اسلام کے دائمی مرکز ہیں

نئے مرکز احمدیت اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں نو تعمیر شدہ ’’مسجد مبارک‘‘ کے افتتاح کے موقعے پر یادگاری تختی کی نقاب کشائی اور پُرکیف سجدۂ شکر

اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کے نزول پر تمام احمدیوں کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنیکی تلقین نیز مسجد اور نئے مرکز کے بعض کوائف کا بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17؍مئی 2019ء بمطابق 17؍ہجرت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔(ٹلفورڈ، سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ سے قبل مسجد مبارک اسلام آباد کا باقاعدہ افتتاح فرماتے ہوئے افتتاح کی پلیٹ کا پردہ ہٹایا اور مسجد میں تشریف لاکر فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ابھی باہر میں نے مسجد کے افتتاح کی جو پلیٹ لگی ہوئی تھی اس کا پردہ ہٹادیا۔ وہ تو افتتاح ہوگیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب ربوہ کی مسجد مبارک کا افتتاح فرمایا تو اُس وقت فرمایا تھا کہ افتتاح سے پہلے دو نفل کا انتظام ہونا چاہیے لیکن اُس وقت وہاں انتظام نہیں ہوسکتا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سجدۂ شکر کریں گے۔ (ماخوذ از خطباتِ محمودؓ جلد 32 صفحہ 48-49 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 23 مارچ 1951ء)

عموماً روایت یہ ہے کہ مَیں جب افتتاح کی پلیٹ کا پردہ ہٹاتا ہوں تو ہم دعا کرتے ہیں۔ آج اُسی طریق پر عمل کرتے ہوئے بجائے دعا کے ابھی مَیں سجدۂ شکر کروں گا۔ آپ میرے ساتھ اس میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک چھوٹا سا مرکز ہمیں عطا فرمایا، یہ مسجد عطا فرمائی اور اس کے بعد پھر باقاعدہ خطبہ شروع ہوگا۔ سجدہ شکر کرلیں۔ (اس کے بعد حضورِ انور کی اقتداء میں تمام حاضرین نے سجدۂ شکر ادا کیا)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

قُلْ أَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَأَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُوْدُوْنَ۔ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔ (الاعراف: 30 تا 32)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ تُو کہہ دے میرے رب نے مجھے انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ہر مسجد کے پاس اپنی توجہ درست کرلیا کرو اور اللہ کی عبادت کو خالص اسی کا حق قرار دیتے ہوئے اسی کو پکارو۔ جس طرح اس نے تم کو شروع کیا تھا، پھر ایک دن تم اسی حالت کی طرف لوٹو گے۔ ایک فریق کو اس نے ہدایت دی لیکن ایک اَور فریق ہے جس پر گمراہی واجب ہوگئی ہے (یعنی وہ گمراہی کا مستحق ٹھہرا ہے) انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنالیا ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پاگئے ہیں۔ اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت کے سامان اختیار کرلیا کرو اور کھاؤ اور پیئو اور اسراف نہ کرو کیونکہ وہ (اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

الحمد للہ، اللہ تعالیٰ آج ہمیں اسلام آباد میں، اسلام آباد کی اس مسجد میں جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ جیسا کہ چند جمعے پہلے میں نے مرکز اسلام آباد منتقل ہونے کے بارے میں کہا تھا کہ مسجد فضل کے ساتھ اب دفاتر وغیرہ کے انتظامات میں کافی تنگی محسوس کی جانے لگی تھی اور اب دفاتر کے لیے بھی زیادہ بہتر اور کھلی گنجائش کی ضرورت تھی جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام آباد کے تعمیراتی منصوبے کی تکمیل کے بعد کافی حد تک میسر آگئی ہے۔ اسی طرح جماعت کے خدمت کرنے والوں اور دفاتر میں کام کرنے والے کچھ لوگوں کو حسبِ گنجائش رہائش بھی مہیا ہوگئی ہے۔

اسی طرح خلیفۂ وقت کی رہائش بھی تعمیر ہوگئی ہے۔ خلیفۂ وقت کی رہائش کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مسجد بھی ہوتا کہ خلیفۂ وقت کی اقتدا میں لوگ نمازوں کی جوادائیگی ہے وہ آرام سے کر سکیں اور دوسرے درس و تدریس کے جو کام ہیں وہ بھی خلیفۂ وقت سہولت سے کر سکے۔ گو آج رسمی طور پر ہم اس جمعے کے ساتھ مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں لیکن عملاً میرے یہاں منتقل ہوتے ہی نمازوں اور دوسرے پروگراموں کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ باہر سے خدام اطفال اور لجنہ کے وفود آتے رہے اور کافی بڑی تعداد میں اس میں شامل ہونے والے لوگ آتے رہے۔ اس لیے اس مسجد میں ان کے ساتھ مجالس بھی ہوتی رہیں اور جن کے ساتھ دوسرے چھوٹے ہالوں میں پروگرام ہوئے تو نماز کے لیے انہیں مسجد میں آسانی سے سہولت حاصل ہوگئی، وہ یہاں آسکے۔ یہ مسجد، مسجد فضل سے تقریباً چار گنا زیادہ گنجائش رکھتی ہے لیکن جو لوگوں کے وفود آتے رہے اس میں یہی اندازہ ہوا کہ یہ مسجد بھی چھوٹی پڑتی رہی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی قبلہ رخ ایک ملٹی پرپز (multi-purpose) ہال بنایا گیا ہے۔ اس میں گنجائش ہے۔ اس میں زائد لوگ نماز پڑھتے رہے۔

بہرحال یہ باتیں کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت یو.کے میں بھی اور دنیا کے مختلف ممالک میں بھی مسجدیں بن رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ دس پندرہ سال میں مساجد کی تعمیر میں جماعتوں کو خاص توجہ پیدا ہوئی ہے اور اس توجہ کی وجہ سے مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ لیکن اس مسجد کی جس کا نام مَیں نے ''مسجد مبارک'' رکھا ہے اس لحاظ سے اہمیت ہے کہ خلیفۂ وقت کی رہائش بھی یہاں ہے۔ خدمت کرنیوالوں میں سے قریباً اُنتیس تیس لوگوں کی رہائش بھی اچھے مناسب گھروں کی صورت میں یہاں ہے، اور تمام ضروری دفاتر جن سے میرا روزانہ عموماً زیادہ واسطہ رہتا ہے وہ بھی یہاں ہیں۔ یعنی یہ جگہ اور یہ مسجد اس لحاظ سے مرکزی مسجد ہے اور یہ اہمیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ مسجد اس لحاظ سے مسجد مبارک کی مثیل بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی اور ہر لحاظ سے مبارک بھی ہو۔

جب اس کا نام رکھنے کی تجویز ہو رہی تھی تو اس سے پہلے اَور نام ذہن میں آتے رہے۔ بعض ناموں کے مشورے بھی ہوتے رہے لیکن پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام ایک دم میرے سامنے آگیا جس کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ الہام یہ تھا: ''مُبَارِكٌ وَّمُبَارَكٌ وَّكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ''

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امرِ مبارک اس میں کیا جائے گا۔'' (تذکرہ صفحہ 83 ایڈیشن چہارم)

اللہ تعالیٰ کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دعائیں مسجد مبارک قادیان میں کیں اور جو آپؑ کی خواہشات اور تڑپ دنیا میں اسلام کے پھیلنے اور غلبہ حاصل کرنے کے لیے تھی وہ اس مسجد کو بھی پہنچتی رہیں اور انگلستان اور یورپ اور دنیا کے تمام ممالک میں یہاں سے توحید کے پھیلانے اور اسلام کا پیغام پہنچانے والی یہ مسجد اور یہ مرکز ہمیشہ بنے رہیں۔ یہاں مرکز کا آنا ہر لحاظ سے مبارک ہو اور خلافتِ احمدیہ کی طرف سے جاری ہونے والے تمام منصوبے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکت کو جذب کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں جن برکتوں کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسجد سے تعلق تھا وہ اسے بھی ملتی رہیں۔ مجھے کل تک یہ نہیں پتا تھا اور کل ہی میرے سامنے یہ بات آئی کہ جب ربوہ کی آبادی شروع ہوئی ہے تو اُس وقت بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد مبارک کی تعمیر کے وقت یہی فرمایا تھا کہ یہ مسجد مسجد مبارک قادیان کے قائم مقام اور اس کا ظل اور مثیل ہوگی۔

(ماخوذ از خطباتِ محمودؓ جلد 30 صفحہ 316 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 30 ستمبر 1949ء)

یعنی ربوہ میں جو مسجد مبارک تھی وہ اس کا مثیل ہوگی۔ بہرحال وہاں ایک لمبا عرصہ خلافت رہی اور ابھی بھی مرکزی دفاتر وہاں ہیں لیکن گذشتہ 35 سال سے وہاں سے ہجرت کی وجہ سے یہاں بھی اب نئے دفاتر کی، نئی چیزوں کی، عمارتوں کی اور مساجد کی ضرورت تھی۔ ملکی قانون کی وجہ سے خلافتِ احمدیہ کو ربوہ سے ہجرت کرنی پڑی اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہاں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے یہاں پہلے سے بڑھ کر ترقیات کے دروازے بھی کھولے۔ اللہ تعالیٰ ان وسعتوں کو بھی مزید بڑھاتا چلا جائے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں اور دشمن نے اپنے زعم میں جن فضلوں اور برکتوں کو ہم سے چھیننا چاہا تھا اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر اور کئی گنا بڑھ کر اس مسجد اور اس مرکز سے وہ ترقیات کے نظارے دکھائے۔

اپنے زعم میں جماعت کی زندگی اور قسمت کے مالک بنے ہوؤں کی عقل کا بھی یہ حال ہے اور جہالت کی یہ حالت ہے کہ کسی نے مجھے دکھایا کہ سوشل میڈیا پر پیپلز پارٹی کے کوئی سیاستدان یہ تبصرہ کر رہے تھے اور وہ اپنا کمنٹ دے رہا تھا کہ ہم نے جماعتِ احمدیہ پر پابندیاں لگائی تھیں اور ان کو پاکستان میں پنپنے نہیں دیا تھا اور یہ نئی حکومت آئی ہے تو اِنہوں نے احمدیوں اور قادیانیوں کو اسلام آباد میں مرکز بنانے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ ان کی عقل کا حال ہے۔ کچھ عرصہ پہلے بھی ان کے ایک سیاستدان نے ہمارے متعلق اسی طرح کا جاہلانہ بیان دیا تھا اور پھر بعد میں کہہ دیا او ہو غلطی ہوگئی۔ میں ٹھیک طرح سمجھا نہیں تھا۔ بہرحال یہ تو ان دنیاداروں کی سوچیں ہیں۔ ان کو کیا پتا کہ جماعتِ احمدیہ کی ترقی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہے نہ دنیا کی کوئی حکومت اس کی ترقی کو روک سکتی ہے اور نہ کسی حکومت کی مدد کی جماعتِ احمدیہ اپنی ترقی کے لیے محتاج ہے۔ ہم جب تک اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے رہیں گے، جب تک اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مورد بنتے ہوئے ان ترقیات کا حصہ بنے رہیں گے۔ پس ہمیں اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہنا چاہیے۔

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اس نئی بستی میں رہنے کی توفیق دی ہے اور جو لوگ یہاں مرکز بننے کی وجہ سے اس نئی آبادی کے قرب و جوار میں آکر آباد ہونے کی کوشش کر رہے ہیں یا ہو رہے ہیں انہیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی حالتوں کو ایسا بنائیں کہ اس علاقے میں احمدیت اور اسلام کی حقیقی تصویر لوگوں کو نظر آئے۔ بے شک اسلام آباد میں ایک لمبا عرصہ ہمارے واقفینِ زندگی اور کارکنان رہتے رہے ہیں اور اس لحاظ سے یہاں کے رہنے والے لوگ احمدیوں سے متعارف بھی ہیں۔ بے شک جلسوں کی وجہ سے بھی اس علاقے میں احمدیت کا تعارف ہے۔ 2004ء تک بڑا لمبا عرصہ یہاں جلسے ہوتے رہے اور پھر اب آلٹن میں ہو رہے ہیں۔ وہ جگہ بھی قریب ہی ہے لیکن اب ایک نئی صورت یہاں کی آبادی کو ملی ہے اور اچانک جو یہاں آکر احمدیوں نے گھر لینے شروع کر دیے ہیں تو اس لحاظ سے یہاں کے مقامی لوگ بھی ہمیں ایک اَور نظر سے دیکھیں گے۔ یہاں کی آبادی کو اس کا احساس ہوگیا ہے اور وہ اس کا ذکر بھی کرنے لگ گئے ہیں کہ تمہارے جو خلیفہ ہیں یا جماعت کے تمہارے سربراہ ہیں ان کے یہاں آنے کی وجہ سے اچانک یہ تم لوگوں کا اس طرف رخ ہوا ہے۔ پس اس وجہ سے اپنے نمونے پہلے سے بڑھ کر دکھانے ہوں گے۔ ان پر اپنا اچھا اثر ڈالنا ہوگا۔ اگر ہمارے شور کی وجہ سے، ٹریفک کی بے قاعدگی کی وجہ سے یا کسی بھی اَور وجہ سے ہمارے ہمسائے ڈسٹرب (disturb) ہوتے ہیں تو ہم یہاں کے رہنے والوں کو ایک غلط پیغام دے رہے ہوں گے۔ اگر اپنے عمل سے ہم اسلام کا صحیح پیغام نہیں دے رہے تو اللہ تعالیٰ کے انعام پر ہماری شکرگزاری صرف منہ کی باتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری تو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہماری باتیں اور ہمارے کام، ہماری تعلیم اور ہمارے عمل ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہوں نہ یہ کہ ہم کہیں کچھ اور کریں کچھ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں مسجدوں کے حوالے سے بھی ارشاد فرمائے ہیں۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی ہمیں بہت اہم باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ان باتوں کی طرف اگر ہم توجہ رکھیں تو جہاں ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حق ادا کرنے والے ہوں گے وہاں اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو، مسلمانوں کو واضح طور پر فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے ایمان کو، اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرو۔ اگر یہ نہیں کرو گے تو تمہاری ترقی نہیں بلکہ تم گمراہی کے گڑھے میں پڑو گے۔ مسجدوں کا جو مقصد ہے اسے پورا کرنا ہوگا تب ہی اللہ تعالیٰ کے انعام ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی عبادتوں کو خالص کرنا ہوگا تب ہی اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوگے۔ دنیاوی خیالات اور ترجیحات سے اپنے ذہنوں کو پاک کرنا ہوگا تب ہی اللہ تعالیٰ کے فضل بھی تم پر نازل ہوں گے۔ دن میں جب پانچ مرتبہ یہ کوشش ہوگی تو تب ہی پھر ہم اللہ تعالیٰ کے لیے دین کو خالص کرنے والے ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے کہ اپنی روح کی صفائی کے بھی انتظام رکھو اور یہ صفائی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے دین کو خالص کرتے ہوئے ہوسکتی ہے۔ اور جو لوگ اپنی ہدایت کے سامان کرنے کی کوشش نہیں کرتے، جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کو خالص نہیں کرتے وہ لوگ گمراہی کے گڑھے میں جا پڑتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کی بجائے شیطان کو اپنا دوست بنا لیا ہے اور پھر وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کا انکار کرنے والوں کا یہی حال ہے۔ آج کل علمائے سوء جو ہم دیکھتے ہیں، جو ہمارے مخالفین ہیں ان کا یہی حال ہے۔ اپنے ساتھ عامۃ الناس کو بھی یہ علماء گمراہ کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو یہی زعم ہے کہ ہمارے سے زیادہ یعنی ان لوگوں سے زیادہ اسلام پر عمل کرنے والا کوئی نہیں۔ اپنے مقصد حاصل کرنے کے لیے کوئی بھی طریقہ اور کوشش یا مکر یہ نہیں چھوڑتے اور حکومتیں بھی پھر ان سے خوفزدہ رہتی ہیں۔ آج کل پاکستان میں کراچی میں مخالفت کا زور ہے۔ اس بات پر مصر ہیں۔ اور حکومت بھی ان کی یہی کہتی ہے کہ ہم اپنی مسجدوں کے منارے گرائیں۔ لاکھ ان کو کہا کہ مسجدوں کے جو منارے بنے ہوئے ہیں یہ پرانی مسجدیں ہیں۔ یہ پچاس ساٹھ سال سے بنی ہوئی مسجدیں ہیں لیکن ان کو سمجھ ہی نہیں آتی۔ مولوی کا خوف بے تحاشا ہے۔ افرادِ جماعت پر ظلم و تعدی میں یہ لوگ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف دشنام طرازی میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان پر گمراہی لازم ہو چکی ہے۔ جو نام نہاد علماء اس کے پیچھے ہیں یقیناً ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس آخری زمانے میں مسجدیں بظاہر آباد نظر آئیں گی اور جو آج کل ہمیں وہاں غیروں کی دیکھنے میں نظر بھی آتی ہیں لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور انہی میں سے فتنے اٹھیں گے اور وہیں لوٹ جائیں گے اور یہ لوگ اسلام کو بدنام کرنے والی مخلوق ہوگی جو بدترین مخلوق ہے۔

(شعب الایمان للبیہقی جلد 3 صفحہ 317-318 حدیث 1763 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون بیروت 2003ء)

پس ایسے میں ہماری اَور بھی زیادہ ذمہ داری بن جاتی ہے کہ اپنی عبادتوں کو بھی خالص کریں اور دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے بھی آشنا کریں۔ ہمارے لیے تو ہماری کوشش سے زیادہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے کیلئے اللہ تعالیٰ راستے کھولتا ہے اور یہ مرکز بھی انہی میں سے ایک ہے۔ پس ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے۔ ہماری ذاتی کوشش ہوتی یا جماعتی کوشش ہوتی تو یہ کبھی تعمیر نہ ہوسکتا۔ یہ صرف محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے یہ مرکز عطا فرمایا۔ ان رمضان کے دنوں میں جب روح کی بہتری کیلئے اللہ تعالیٰ نے سامان بہم پہنچائے ہیں، اپنے دین کو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کیلئے دین کو خالص کرنے کیلئے ہماری کس طرح رہنمائی فرمائی ہے اس بارے میں آپ نے ایک موقعے پر فرمایا:

''قرآن شریف میں لکھا ہے اُدْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (الاعراف: 30) اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہیے۔ چاہیے کہ اخلاص ہو، احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔'' فرمایا کہ:

''عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔'' فرمایا کہ ''ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ و استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔'' (ملفوظات جلد 9 صفحہ 451)

پس اللہ تعالیٰ کے لیے جب دین خالص ہوگا، عبادت خالص ہوگی تو تزکیہ نفس بھی ہوگا۔ اپنے نفس کو پاک کرنے کا موقع بھی ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کا بھی حق ادا ہوگا اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش ہوگی۔ کسی نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو دکھائی کہ افطار کے وقت بڑے اہتمام سے مسلمان ایک جگہ افطار کے لیے جمع ہوئے اور کسی بات پر غالباً کھانے پر ہی پہلے گالم گلوچ شروع ہوئی اور اس سے بڑھ کر پھر ہاتھا پائی اور لڑائی شروع ہوگئی۔ ایک دوسرے کو مکّے مار رہے ہیں، لڑائی کر رہے ہیں، نوچ گھسوٹ کر رہے ہیں، کھانا اِدھر اُدھر بکھرا پڑا ہے۔ کوئی اِدھر لڑھک رہا ہے کوئی اُدھر لڑھک رہا ہے۔ نہ بڑی عمر والے کی عزت ہے نہ چھوٹے کا لحاظ ہے۔ آپس میں ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور یہ اس دوران ہو رہا ہے جو روزے کی حالت ہے اور باقاعدہ جس طرح ان کا رواج ہے کہ لمبی قمیضیں پہن کے نمازوں کے لیے بھی آتے ہیں وہ جبے پہن کے آئے ہوئے ہیں اور لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس حالت میں یہ کہا ہے کہ تم نے روزے کی حالت میں کوئی غلط بات نہیں کرنی۔ لڑائی کرنے والے کو بھی جواب نہیں دینا اور یہ کہہ دینا کہ میں روزے دار ہوں اور اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ روزے کی مَیں جزا ہوں تو کیا اس قسم کے روزے داروں کی اللہ تعالیٰ جزا بنے گا؟ کیا یہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہیں؟ کیا یہ تزکیہ نفس ہے جو روزوں سے ان کا ہو رہا ہے؟ ان باتوں سے اور بھی واضح ہو جاتا ہے کہ آنے والے امام کو ماننے کی کیا اہمیت تھی اور کتنا ضروری تھا کہ مسلمانوں کی اصلاح کے لیے امامِ وقت آتا۔ اور جب وہ آیا تو اس کو نہیں مان رہے لیکن یہ باتیں ہمیں اَور اس طرف متوجہ کرتی ہیں کہ ہم اپنے جائزے لیں۔ اپنی اصلاح کریں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہمارے اندر بھی اگر کوئی رنجشیں اور بے چینیاں ہیں تو ان کو دور کریں اور روزوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہوتے ہوئے اس کی عبادت کرنے والے ہوں اور پھر اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ اسی طرح ایک اور موقعے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’اس وقت اسلام جس چیز کا نام ہے اس میں فرق آ گیا ہے۔ تمام اخلاق ذمیمہ بھر گئے ہیں۔‘‘ یعنی جو غلط قسم کی باتیں ہیں، فضول باتیں ہیں، بداخلاقیاں ہیں، برائیاں ہیں وہ تو بہت بھر گئے ہیں اور وہ اخلاص...... آپؑ فرماتے ہیں ’’اور وہ اخلاص جس کا ذکر مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ۔ میں ہوا ہے آسمان پر اٹھ گیا ہے۔‘‘ یعنی اس کا کوئی وجود ہی نظر نہیں آتا۔ ’’خدا تعالیٰ کے ساتھ صدق، وفاداری، اخلاص، محبت اور خدا پر توکّل کالعدم ہو گئے ہیں۔‘‘ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اب خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ پھر نئے سرے سے ان قوتوں کو زندہ کرے۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 352)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ ’’اب یہ زمانہ ہے کہ اس میں ریاکاری، عجب، خود بینی، تکبر، نخوت، رعونت وغیرہ صفاتِ رذیلہ تو ترقی کر گئے ہیں۔‘‘ یہ سب برائیاں جو ہیں ان میں تو بڑی ترقی ہو رہی ہے ’’اور مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ وغیرہ صفاتِ حسنہ جو تھے وہ آسمان پر اٹھ گئے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’توکل، تفویض وغیرہ سب باتیں کالعدم ہیں۔‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ پر توکل بھی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ کے سپرد اپنے معاملات ایک مومن جو کرتا ہے اس کی بھی کوئی صورت کسی مومن سے نظر نہیں، شکل نظر نہیں آتی۔ جو بظاہر so called مومن ہیں، نام نہاد مومن ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ بالکل ہی اخلاق ختم ہو چکے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اب خدا کا ارادہ ہے کہ ان کی تخم ریزی ہو۔‘‘

(البدر جلد 3 نمبر 10 مورخہ 8 مارچ 1904ء صفحہ 3)

پہلے فرمایا کہ خدا کا ارادہ ہے کہ ان قوتوں کو زندہ کرے۔ اس میں فرمایا خدا کا ارادہ ہے کہ ان کی تخم ریزی ہو اور یہ تخم ریزی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے ہوئی ہے اور خدا کا ان اخلاق کو زندہ کرنے کا اور عبادتوں کو خالص کرنے کا، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے جاری فرمایا اور آگے اس تخم ریزی سے پیدا ہوئے ہوئے پودوں اور درختوں کی شاخیں ہم نے بننا ہے۔ اور ہم یہ اس وقت کر سکتے ہیں جب اپنی عبادتوں کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کریں۔ دوسروں کی کمزوریاں دیکھ کر اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا باقی ترجیحات پر حاوی ہو جائے۔ ایک موقعے پر آپؑ نے فرمایا کہ ’’اعمال کے لیے اخلاص شرط ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 354)

پس صرف ظاہری عمل ہو اور اس میں اخلاص نہ ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کی تڑپ نہ ہو تو وہ عمل بے کار ہے۔ نمازیں بے کار ہیں۔ پس یہ بھی ہمیں ایک تنبیہ ہے کہ اپنی عبادتوں کو جب تک خالص نہیں کریں گے ان عبادتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ پھر ایک موقعے پر آپؑ نے فرمایا:

’’واضح ہو کہ قرآن شریف کی رو سے انسان کی طبعی حالتوں کو اس کی اخلاقی اور روحانی حالتوں سے نہایت ہی شدید تعلقات واقع ہیں یہاں تک کہ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں۔‘‘ جیسا کہ میں نے کہا افطار کا یہ واقعہ بتایا تھا جو دیا جا رہا تھا کہ افطاری کے لیے لوگ اکٹھے ہوئے تھے ان کی مثال دی تھی ان کی ظاہری حالت ہی ان کی روحانی حالت کی تصویر کھینچتی ہے۔ پس یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ ان کے اندر روحانیت اب ختم ہو چکی ہے اور یہ باتیں پھر ہمیں توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں۔ آپؑ فرماتے ہیں ’’اور اگر ان طبعی حالتوں سے شریعت کی ہدایت کے موافق کام لیا جائے تو جیسا کہ نمک کی کان میں پڑ کر ہر ایک چیز نمک ہی ہو جاتی ہے ایسا ہی یہ تمام حالتیں اخلاقی ہی ہو جاتی ہیں۔‘‘ (فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں، کھانے پینے کی باتیں ہیں، بنیادی اخلاق ہیں، کھانوں میں balance سے کھانا ہے، یہ چیزیں اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کو سامنے رکھتے ہوئے کی جائیں، شریعت کی ہدایت کے مطابق کی جائیں تو ان سے تمہارے اخلاق بھی اچھے ہوں گے اور فرمایا کہ پھر یہ تمام حالتیں اخلاقی ہو جاتی ہیں اور روحانیت پر نہایت گہرا اثر کرتی ہیں) ’’اسی واسطے قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کے اغراض اور خشوع و خضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے۔‘‘ (ظاہری پاکیزگی بھی ضروری ہے۔ آداب بھی ضروری ہیں۔ اپنے آپ کو صحیح رکھنا بھی ضروری ہے۔ تب ہی انسان متوازن ہو سکتا ہے) آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اور غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اعضاء کا روح پر بہت قوی اثر ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے طبعی افعال گو بظاہر جسمانی ہیں مگر ہماری روحانی حالتوں پر ضرور ان کا اثر ہے۔ مثلاً جب ہماری آنکھیں رونا شروع کر دیں اور گو تکلّف سے ہی روئیں مگر فی الفور ان آنسوؤں کا ایک شعلہ اٹھ کر دل پر جا پڑتا ہے۔‘‘ (فوراً دل بھی افسردہ ہو جاتا ہے) ’’تب دل بھی آنکھوں کی پیروی کر کے غمگین ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی جب ہم تکلف سے ہنسنا شروع کریں تو دل میں بھی ایک انبساط پیدا ہو جاتا ہے‘‘، (ایک خوشی محسوس ہوتی ہے) فرمایا کہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جسمانی سجدہ بھی روح میں خشوع اور خضوع کی حالت پیدا کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ جسمانی سجدہ کرو تو اس سجدے کی حالت میں بھی ایک عاجزی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے مقابل پر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جب ہم گردن کو اونچی اور چھاتی کو ابھار کر چلیں تو یہ وضع رفتار ہم میں ایک قسم کا تکبر اور خود بینی پیدا کرتی ہے تو فرماتے ہیں کہ ان نمونوں سے پورے انکشاف کے ساتھ کھل جاتا ہے کہ بے شک جسمانی اوضاع کا روحانی حالتوں پر اثر ہے۔

(ماخوذ از اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 319-320)

انسان کی روحانی حالت بہتر کرنے کے لیے پھر آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ ظاہری خوراک بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لیے متوازن غذا کھانی چاہیے۔ نہ ہی صرف گوشت خور ہو جاؤ نہ ہی صرف یہ فیصلہ کر لو کہ ہم نے سبزیوں کے علاوہ کچھ نہیں کھانا۔ اللہ تعالیٰ نے جو پاکیزہ چیزیں انسان کے لیے پیدا کی ہیں انہیں کھانے کی اجازت ہے جو حلال ہیں، طیب ہیں اس میں توازن اور اسراف نہ ہو تو یہ انسان کی روحانی اور اخلاقی حالت پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔

متوازن غذا سے انسان کے اخلاق بھی متوازن رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بھی توجہ رہتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہ اسلام کی ہی خوبصورتی ہے کہ ہر معاملے میں رہنمائی کرتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کا ان لوگوں پر اور تمام دنیا پر احسان تھا کہ حفظانِ صحت کے قواعد مقرر فرمائے۔ یہاں تک کہ یہ بھی فرما دیا کہ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا۔ یعنی بے شک کھاؤ اور پیو مگر کھانے میں بھی بے جا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیت کی مت کرو۔ (ماخوذ از ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 332)

کیونکہ اس سے بھی توازن خراب ہوتا ہے اور اس کا اثر پھر روحانی حالتوں پر بھی پڑتا ہے۔ پس ایک حقیقی عابد جو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہو کر عبادت کرتا ہے وہ نہ صرف اپنی روحانی حالت بہتر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھتا ہے بلکہ اپنی جسمانی حالت بھی ٹھیک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے۔ دنیا کی چیزیں، آرام و آسائش اور کھانا پینا اس کا مقصود نہیں ہوتا بلکہ جتنی زندگی ہے وہ اس میں دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس زندگی کو گزارنے کی کوشش کرتا ہے اور یہی اس کا مقصود ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی ایک مؤمن توجہ رکھتا ہے۔ اسلام ہی ہے جو جہاں انسان کو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا اس مرکز کے بننے پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا حق ادا کرنے کے لیے ہمیں جہاں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے وہاں اخلاقی معیاروں کو بھی بلند کرنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ان نئے حالات میں جب غیر لوگوں کی، ہمسایوں کی، علاقے میں رہنے والوں کی ہم پر ایک نئے زاویے سے نظر ہو گی ہمیں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کے زاویے اپنے قول اور فعل سے، اپنے عمل سے دکھانے کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہو گی۔ اگر ہم اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزاریں گے تو یہی تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن جائے گی اور یہی ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بناتے ہوئے اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والا بنائے گی۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ بعض لوگ اپنے ہمسایوں اور باہر ملنے والے لوگوں کے ساتھ تو بڑے اچھے ہوتے ہیں لیکن اپنے گھر میں بیوی کے ساتھ یا بچوں کے ساتھ ان کے رویّے اچھے نہیں ہوتے۔ یہ ان کے ذاتی فعل نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے تو ذاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی زیادتیوں کی پکڑ ان سے ہی کرے گا لیکن یہ باتیں جماعتی اکائی اور سکون پر بھی اثر ڈالتی ہیں۔ گھروں کی جو بے سکونی ہے بچوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور بچے مستقبل میں جماعت کا بہترین حصہ بننے کی بجائے جماعت سے دور اور دین سے دور جانے والے بن جاتے ہیں اور اسلام کو پھیلانے کے لیے اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اپنی اگلی نسلوں کو بھی سنبھالا جائے اور اگر ایسے عمل ہوں گے تو اپنی نسلیں بگڑ جائیں گی۔ پس اس کے لیے بھی ہمیں کوشش کرنی ہو گی۔ اس لحاظ سے یہ جماعتی چیز ہے کیونکہ وہ بچے دیکھتے ہیں کہ میرا باپ بظاہر تو بڑا دِین دار ہے اور جماعت میں بڑا اچھا سمجھا جاتا ہے لیکن گھر میں اس کا رویہ بالکل مختلف ہے اور یہ ردّ عمل پھر اگلی نسل کو برباد کر دیتا ہے۔ پھر گھر کے جھگڑوں سے بیوی کے گھر والوں اور خاوند کے گھر والوں میں رنجشیں بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں تو معاشرے کا امن بھی برباد ہوتا ہے۔ پس ایسے گھر جو ہیں جہاں اس قسم کی باتیں پیدا ہو رہی ہیں وہ اپنے گھروں کے امن و سکون کو بھی قائم رکھنے کی کوشش کریں بلکہ یہ فیصلہ کریں کہ ہم نے یہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت کے ساتھ جوڑ کر جو فضل اور احسان کیا ہے اس کے شکرانے کے طور پر ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے، اس کے احکام پر چلتے ہوئے ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح جن عورتوں میں ذرا ذرا سی بات پر غصے کا پہلو غالب آ جاتا ہے انہیں بھی اپنے بچوں کی تربیت کے لیے اپنی حالتوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اس رمضان کو اس لحاظ سے بھی ممتاز بنا لیں کہ اپنے گھروں کو بھی اس مہینے کی برکتوں سے ہم نے سنوارنا ہے۔ رمضان میں مسجدوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے تو تقویٰ جو مسجدوں کی اصل زینت ہے اس میں ہم نے بڑھنا ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے ریاکاری اور تکبر اور رعونت وغیرہ سے بچنا ہے۔ جتنے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہم پر ہو رہے ہیں اتنا زیادہ ہمیں ان باتوں کو سوچنا چاہیے کہ ہم ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ ان نمازیوں میں

سے نہ بنیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ناراض ہو کر ان کی نمازوں کو ان کی ہلاکت کا موجب بنایا ہے بلکہ ان لوگوں میں ہمارا شمار ہو جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں، اس کے انعاموں کے وارث ہیں۔

یہ مرکز جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس کی اصل غرض تو دین کی ضروریات کے لیے استعمال کرنا ہے لیکن دنیاداری کے لحاظ سے بھی یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے جو اس انعام سے اس نے ہمیں نوازا ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہم اپنی کوشش سے اس کو حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ گویا اس مرکز کے ذریعے سے ہمیں اللہ تعالیٰ نے دینی اور دنیاوی دونوں انعامات سے نوازا ہے۔ پس ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کرنی چاہیے۔ ایک دنیادار جب اس سارے منصوبے کو دیکھتا ہے تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا اور جب اسے پتا چلتا ہے کہ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممکن ہوا ہے ورنہ ہم ایک چھوٹی سی جماعت ہیں جن کے دنیاوی وسائل بالکل محدود ہیں اور افرادِ جماعت کی قربانیوں سے یہ سب کچھ ہوتا ہے تو وہ مزید حیران ہوتے ہیں اور ان لوگوں کو پھر یہ احساس ہوتا ہے کہ آج بھی وہ زندہ خدا ہے جو جن کی مدد کرنا چاہتا ہے وہ کرتا ہے، جن کو نوازنا چاہتا ہے ان کو نوازتا ہے۔ پس بظاہر ایک دنیادار جو ہے اس کے اوپر اس ذریعہ سے بھی ہماری تعلیم کا اثر ہوتا ہے اور وہ اس لحاظ سے زیرِ تبلیغ ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کو دکھانے کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے قول و فعل ایسے ہوں جو دوسروں کو متاثر کریں۔ پس جس زاویہ سے بھی ہم لیں ہمارے سر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے چلے جاتے ہیں اور جھکنے چاہئیں کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے ایک بستی آباد کرنے کی توفیق دی گو یہ ایک محلے کے برابر کی آبادی ہے بلکہ اس سے بھی چھوٹی ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا اس کی اہمیت مرکز ہونے کے لحاظ سے اہم ہے۔ دنیا کے اس خطے میں اللہ تعالیٰ نے مرکز کی توفیق دی جو توحید سے خالی ہے بلکہ شرک سے بھرا ہوا ہے کہ یہاں سے ایک نئے عزم کے ساتھ توحید کو پھیلانے کا کام کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے مشن کو پورا کرو اور پھر وہ دن بھی آئے جب بستیوں کی بستیاں اور شہروں کے شہر اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرنے والے ہوں اور آج جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو منہ میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں، بک دیتے ہیں اس کے بجائے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آنے میں فخر محسوس کرنے والے ہوں اور آپؐ پر درود بھیجنے والے ہوں۔ پس یہ ہماری ذمہ داری ہے، اور صرف اسلام آباد میں رہنے والوں کی نہیں، اردگرد آ کر یہاں آباد ہونے والوں کی نہیں ہے بلکہ اس ملک میں رہنے والے ہر احمدی اور دنیا کے رہنے والے ہر احمدی کی ہے کہ وہ یہ کوشش کرے، یہ راستے تلاش کرے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی توحید کے جھنڈے کو کس طرح لہرانا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے دنیا کو کس طرح لانا ہے۔ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنا ہے۔ کس طرح خلیفۂ وقت کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے اس کا ہاتھ بٹانا ہے۔ دعاؤں سے، عمل سے کس طرح خلیفۂ وقت کی مدد کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے مہینے میں اس مسجد کے افتتاح کی توفیق دے رہا ہے۔ پہلے خلفاء کا تو مجھے علم نہیں لیکن میرے وقت میں یہ پہلا موقع ہے کہ رمضان کے مہینے میں مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ پس اس برکتوں والے مہینے اور دعاؤں کی قبولیت والے مہینے سے صحیح استفادہ کرتے ہوئے احمدیت کی ترقی اور دنیا کے اس خطے میں مرکز کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے دعا کریں اور بہت دعا کریں کہ اس مرکز میں بھی وسعت پیدا ہوتی چلی جائے۔ اس کے اردگرد احمدی آبادی بھی پھیلتی چلی جائے۔ ہم لوگوں کے اسلام کی آغوش میں آنے کا نظارہ دیکھیں۔ تمام مخالفین کے منصوبوں کو پارہ پارہ ہوتے ہم دیکھیں۔ ربوہ جانے کے راستے بھی کھلیں اور قادیان جو مسیح کی تخت گاہ ہے وہاں واپسی کے راستے بھی کھلیں اور مکہ اور مدینہ جانے کے لیے راستے بھی ہمارے لیے کھلیں کہ وہ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بستیاں ہیں اور اسلام کے دائمی مرکز ہیں اور اسلام کا اصل پیغام ان لوگوں کو بھی پہنچے، اور وہ قبول کرنے والے بھی ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی تصدیق کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ جہالت کی وجہ سے تعصب رکھنے والوں کی آنکھیں بھی کھولے اور جو صرف شرارت کے لیے اور اپنے مقصد کے لیے عامۃ المسلمین کے دلوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی جماعت کے خلاف تعصب سے بھر رہے ہیں ان کی پکڑ کے بھی اللہ تعالیٰ سامان کرے اور مسلمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر جمع ہو کر امتِ واحدہ بن کر اسلام کی حقیقی تعلیم کا عملی نمونہ بننے والے ہوں اور جلد سے جلد غیر مسلم دنیا بھی اسلام کے جھنڈے تلے آئے۔

اس مسجد اور اس تمام تعمیراتی منصوبے کے بارے میں بھی کچھ تھوڑا سا بتا دوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جو مسجد ہے اس کا نمازیوں کی گنجائش کا جو ایریا ہے یہ تقریباً 314 مربع میٹر ہے یعنی 500 کے قریب نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح ہال ہے جس میں 1200 کے قریب ایک جگہ اور 110 کے قریب ایک جگہ لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ پھر ہال کے آگے اس کی انٹرنس پہ ایک کھلا، چھتا ہوا ایریا بھی ہے وہاں بھی تقریباً 300 آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں تو اس لحاظ سے یہاں جو گنجائش ہو گئی وہ تقریباً 1200 اور 300 = 1500۔ کُل دو ہزار سے اوپر کی گنجائش ہو گئی۔ اسی طرح جو میں نے بتایا کہ گھر بن گئے ہیں، دفاتر بن گئے ہیں، آفس کے بلاکس تو تین ہیں لیکن اس میں تقریباً پانچ دفاتر بن گئے ہیں۔ امید ہے کہ ایم.ٹی.اے کے سٹوڈیو وغیرہ کے لیے بھی وہاں جگہ میسر آ جائے گی وہ بھی بن جائیں گے۔ پھر ساری سہولیات غسل خانوں وغیرہ کی بھی میسر ہیں۔ پھر یہ ہے کہ سولر انرجی کے پینل بھی ہر جگہ لگے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ موجودہ زمانے کی جو تمام سہولیات ہیں وہ میسر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ منصوبہ ایسا ہے کہ باوجود بہت بڑا ہونے کے اس کے لیے کوئی علیحدہ سے مالی تحریک نہیں کی گئی اور جہاں تک میرا علم ہے یہ پہلا منصوبہ ہے جو بغیر کسی علیحدہ تحریک کے اپنی تکمیل کو پہنچا ہے اور مسجد کا جو یہ ڈیزائن ہے بعضوں کو اچھا لگتا ہے بعضوں کو نہیں لیکن بہرحال ماہرین کے نزدیک یہ ہے کہ اس میں ڈیزائن ایسا ہے کہ بجلی کی بھی بچت ہے اور انرجی کی بھی بچت ہے اور اس کے علاوہ جو تعمیر ہے وہ بھی ماہرین کے نزدیک عام تعمیر کی نسبت سستی ہے اور مسجد کے اندر جو کیلی گرافی کی گئی ہے یہ اتنی زیادہ کیلی گرافی پہلے ہماری مساجد میں نہیں تھی لیکن کیونکہ اس مسجد کا ڈیزائن ایسا تھا اس لیے میں نے ان کو کہا کہ کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اور نام جو ہیں وہاں لکھے جائیں کوئی حرج نہیں ہے اس کے لیے رضوان بیگ صاحب جو جلسے کے دنوں میں قرآن پراجیکٹ بھی کرتے ہیں انہوں نے بڑی مدد کی۔ انہوں نے لکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے اور ساتھ ان کے ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر عامر سفیر نے بھی بڑی مدد کی ہے۔ پھر دو ہمارے مربی تھے ایک کینیڈا سے اس سال پاس ہوئے۔ اب آئے ہوئے تھے باسل بٹ وہ اور موسیٰ ستار اور مصور دین انہوں نے ایک ایک لفظ کو، حرف کو (لفظ کو نہیں حرف کو) لے کے جوڑ کے اور سپیشل گلو سے پھر لگایا ہے۔ بڑی محنت کا کام تھا جو ان سب نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ اسی طرح آڈیو اور وڈیو جو ہے اس کے لیے یو۔کے کی جو ٹیم ہے اور ہماری ایم۔ٹی۔اے کی ٹیم انہوں نے بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔ تعمیر کا جو منصوبہ تھا اس میں ایک مرکزی کمیٹی بنائی گئی تھی جو وقتاً فوقتاً جائزہ لیتی رہی اور مستقل نگرانی کرنے والے بھی دو شامل کیے تھے۔ ان میں ایک تو وقفِ عارضی کے ادریس صاحب تھے اور ایک مستقل وقفِ نو انجینئر ہیں۔ ہمارے واقفِ زندگی فاتح انہوں نے مستقل نگرانی بھی رکھی ہے۔ بعض کمیاں خامیاں ہوتی ہیں لیکن بہرحال عمومی طور پر نگرانی کی گئی اور ابھی تک کام کروا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کمیٹی کے ممبر جو یہاں آ کے والنٹیئر کرتے رہے اور اپنا وقت دیتے رہے اور ممبر بھی تھے وہ چوہدری ظہیر صاحب ہیں انہوں نے بڑا اچھا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔ ذاتی دلچسپی لے کے اپنے تجربے سے انہوں نے بہت سارے کام ٹھیک کروائے۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ اس منصوبے کے لیے کوئی تحریک نہیں کی گئی اور یہ بہت بڑا منصوبہ تھا۔ اس کے ساتھ دوسرے ممالک میں بھی خاص طور پر قادیان میں بھی اور مالی میں بھی اور تنزانیہ وغیرہ میں بھی بڑے منصوبے چل رہے تھے۔ بعض دفعہ مجھے فکر ہوتی تھی کہ کہیں کوئی منصوبہ کچھ دیر کے لیے روکنا نہ پڑے لیکن اللہ تعالیٰ پھر اپنا فضل فرما دیتا تھا اور تمام منصوبے مکمل ہوتے چلے گئے۔ تنزانیہ میں بھی ایک ملٹی سٹوری بلڈنگ بنائی گئی ہے جس میں بہت سارے آفس اور دوسری چیزیں ہیں۔ نئی مسجد بنی ہے۔ ایک پورا کمپلکس بنایا گیا ہے۔ مالی میں بھی بہت بڑی مسجد بنائی ہے۔ دوسری عمارات بنی ہیں۔ ایک بڑا اچھا اور مکمل کمپلکس ہے۔ جو بھی وہاں دیکھتا ہے بڑی تعریف کرتا ہے۔ مالی میں تو لوگ اب یہ باتیں کرتے ہیں کہ اتنی بڑی مسجد اور دوسری عمارتیں جو بنائی گئی ہیں تو یہ لگتا ہے کہ کوئی بہت بڑی امیر جماعت ہے۔ دنیاوی لحاظ سے تو ہم امیر نہیں ہیں لیکن ہماری اصل امارت جو ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں امیر بنایا ہے۔ پس جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو مانگتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے فضل نازل فرماتا چلا جائے گا۔ اس کے حق ادا کرتے چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فضل نازل فرماتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

گذشتہ دنوں امریکہ سے ایک ڈاکٹر صاحب وقفِ عارضی پہ مالی گئے ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں ایئرپورٹ سے جا رہا تھا تو میں نے دور سے ایک بڑی خوبصورت مسجد دیکھی اور ایک بہت بڑی بلڈنگ دیکھی تو میں نے اپنے ڈرائیور سے پوچھا یہ کس کی مسجد ہے؟ کسی نے بہت خوبصورت بنائی ہوئی ہے۔ تو انہوں نے کہا یہ احمدیوں کی مسجد ہے اور یہیں تو آپ جا رہے ہیں۔ تو ہر دیکھنے والا اس کی تعریف کرتا ہے۔ بہت بڑا منصوبہ تھا جو اللہ کے فضل سے مکمل ہوا اور وہاں یہ پلاننگ وغیرہ یہاں سے احمدیہ آرکیٹکٹ انجینئرز ایسوسی ایشن نے کی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے انہوں نے یہ کام کیا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فضل فرماتا رہے اور آئندہ بھی جو منصوبے چل رہے ہیں وہ بھی تکمیل کو پہنچیں اور اللہ تعالیٰ مزید منصوبے مکمل کرنے کی توفیق بھی دیتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے عمومی طور پر جماعت کو جو مالی قربانی کی توفیق دی ہے اسی قربانی سے یہ تمام منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچے ہیں اور پہنچ رہے ہیں اور آئندہ بھی پہنچیں گے ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ تمام افرادِ جماعت کی مالی استطاعت کو بھی بڑھاتا چلا جائے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ اس لحاظ سے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ منصوبے کسی خاص تحریک کے بغیر ہیں اور کیونکہ جماعت کے عمومی بجٹ میں سے بھی ہیں اس لیے تمام دنیا کی جماعتیں اس میں شامل ہیں اور کوئی تخصیص نہیں کہ کس نے زیادہ دیا کس نے کم دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرماتا چلا جائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 03؍جون 2019ء صفحہ 5 تا 9)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے

خلافت کا احترام قائم کرنا خلیفہ وقت کا کام ہے اور وہ اس کی ذمہ داری ہے اور وہ کرے گا اور اس لئے کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرتؐ کی پیشگوئی کے مطابق خلافت کے ذریعہ توحید کا پیغام دنیا میں پھیلنا ہے اور دنیا سے شرک کا خاتمہ ہونا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 2 نومبر 2018 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال ایک احمدی بننے کے لیے کن باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر شخص مرد یا عورت جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اس کا صرف اتنا اعلان ہی اسے حقیقی احمدی نہیں بنا دیتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتا ہے، آپؑ کے دعوے کو مانتا ہے۔ بلکہ احمدی بننے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ ان باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی سے توقع فرمائی ہے۔

سوال بیعت سے کیا مراد ہے اور اس سے فیض کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی۔ نیز فرمایا: بیعت کنندہ کو اوّل انکساری اور عجز اختیار کرنا پڑتا ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔

سوال بیعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت سے کیا توقعات کی ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: اگر بیعت کے وقت وعدہ اَور ہے اور عمل اَور ہے تو دیکھو کتنا فرق ہے۔ اگر تم خدا سے فرق رکھو گے تو وہ تم سے فرق رکھے گا۔ اس لئے تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو کہ کیا ایسی تبدیلی اور صفائی کر لی ہے کہ تمہارا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہو جائے اور تم اس کی حفاظت کے سایہ میں آ جاؤ۔ تم نِرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے کیا پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صحابہؓ کو دیکھیں کیا پاک تبدیلیاں تھیں۔ انہوں نے سالوں بلکہ نسلوں کی دشمنیوں کو صرف خدا تعالیٰ کی خاطر محبت، پیار اور بھائی چارے میں بدل دیا۔ اپنی جانوں کو بیچا تو جو بالکل جاہل لوگ تھے، تعلیم یافتہ ہوئے، تعلیم یافتہ سے باخدا انسان بنے۔ انہوں نے دل وجان سے اس بات کو مانا کہ آج سے ہمارا اپنا کچھ نہیں سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہے۔ انہوں نے جب شرک سے توبہ کی تو مخفی تر شرک سے بھی بچنے کی کوشش کی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخفی شرک کے کیا معنے بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: شرک سے یہی مراد نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جاوے بلکہ یہ بھی ایک شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جاوے اور معبودات دنیا پر زور دیا جاوے۔

سوال معبودات دنیا سے کیا مراد ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: معبودات دنیا سے مراد دُنیاوی مفادات ہیں جن کی خاطر انسان دین اور خدا تعالیٰ کے احکامات کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال میں ریاء سے کام لینا، دکھاوے سے کام لینا اور مخفی خواہشات میں مبتلا ہونا یہ بھی شرک ہے۔

سوال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں اللہ تعالیٰ کی خشیت کا کیا عالم تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صحابہ میں اللہ تعالیٰ کی اس قدر خشیت تھی کہ ایک صحابی کا ذکر آتا ہے ایک دفعہ وہ بیٹھے رو رہے تھے۔ کسی نے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ مجھے آنحضرتؐ کی یہ بات یاد آ گئی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں اپنی امت کے بارے میں شرک اور مخفی خواہشات سے ڈرتا ہوں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توحید کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا الہ الا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔

سوال جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ لوگ خلیفہ وقت کو اس قدر اونچا مقام دے دیتے ہیں کہ گویا شرک کی حد تک چلے گئے ہیں ان کو حضور انور نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر کوئی کسی شخص کے خلیفہ وقت سے عزت واحترام کے طریق سے ملنے سے یہ اثر لیتا ہے تو اس کو سوچنا چاہئے کہ کہیں وہ بدظنی تو نہیں کر رہا۔ اور اگر کوئی واقعی اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ جہاں لوگوں میں یہ تاثر پیدا ہو کہ خلیفہ وقت کو نعوذ باللہ شرک کی حد تک مقام دیا جا رہا ہے تو اس کو استغفار بھی کرنی چاہئے اور احتیاط بھی کرنی چاہئے۔ نہ مَیں ایسے پسند کرتا ہوں اور نہ کبھی کیا ہے نہ میرے سے پہلے خلفاء نے کیا ہے اور نہ انشاء اللہ آئندہ آنے والے خلفاء کبھی یہ پسند کر سکتے ہیں کہ ان کی ذات کی کوئی اہمیت ہے۔ بعض کچے دماغوں میں جو ایسے خیالات تربیت کی کمی کی وجہ سے ابھرتے ہیں وہ انہیں اپنے ذہنوں سے نکال دیں۔

سوال حضور انور نے خلافت کے احترام کے قیام کی کیا غرض بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خلافت کا احترام قائم کرنا خلیفہ وقت کا کام ہے اور وہ اس کی ذمہ داری ہے اور وہ کرے گا اور اس لئے کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرتؐ کی پیشگوئی کے مطابق خلافت کے ذریعہ توحید کا پیغام دنیا میں پھیلنا ہے اور دنیا سے شرک کا خاتمہ ہونا ہے۔

سوال قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹ اور اخلاقی برائیوں سے بچنے کیلئے کیا تعلیم دی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے۔ دیکھو یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بُت ہی ہے۔ ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ سے کس طرح ہوشیار فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے کس باریکی سے جھوٹ سے ہوشیار فرمایا ہے اگر انسان اس پر غور کرے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی چھوٹے بچے کو کہا کہ آؤ میں تمہیں کچھ دیتا ہوں اور پھر وہ اسے دیتا کچھ نہیں تو یہ جھوٹ میں شمار ہوگا۔

سوال حضور انور نے آیت قرآنی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا کے حوالے سے زنا کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا۔ یعنی زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو۔ ایسے مواقع سے دُور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو۔ اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔

سوال حضور انور نے ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعہ پھیلنے والی بے حیائی سے بچنے کے لیے افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل کے زمانے میں ٹی وی اور انٹرنیٹ پر ایسی فلمیں دکھائی جاتی ہیں جن میں کھلے عام زنا کی تحریک کی جاتی ہے۔ پس ایسی چیزوں سے بچنا ہر احمدی کا کام ہے۔ کئی گھروں میں اس وجہ سے لڑائی جھگڑے ہیں، کئی گھر اس وجہ سے ٹوٹ رہے ہیں یا ٹوٹ چکے ہیں۔ کئی نوجوان اس وجہ سے برباد ہو رہے ہیں اور غلط صحبت میں پڑ رہے ہیں کیونکہ ننگی اور غلط فلموں کو دیکھنے کی عادت ہے۔ ہم نے اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچانا ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑا ظلم کسے قرار دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا کہ سب سے بڑا ظلم کون سا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں سے ایک ہاتھ زمین دبا لے یعنی اس پہ قبضہ کر لے۔ اس زمین کا ایک کنکر بھی جو اس نے ظلم کی وجہ سے لیا ہو گا تو اسکے نیچے کی زمین کے تمام طبقات یعنی اس زمین کے نیچے زمین کی جتنی تہیں ہیں ان کے طوق بنا کر اسکے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔

سوال حضور انور نے نماز کی ادائیگی کے حوالے سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے فرما دیا کہ جانور اور انسان میں فرق کرنے والی چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز ہے۔ اگر ہم میں نماز پڑھنے کی طرف توجہ نہیں ہو رہی تو خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ کس زمرے میں آتے ہیں۔ اگر نماز سینٹر یا مسجد دُور ہے تو قریب کے چند گھر آپس میں مل کر ایک جگہ مقرر کر لیں جہاں نماز ادا کی جاسکتی ہو۔ اگر عہدیدار ہر سطح پر نمازوں کی حاضری کی طرف بھرپور توجہ دیں تو حاضری کئی گنا بہتر ہو سکتی ہے۔

سوال نماز کی اہمیت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نماز کی اہمیت کے بارے میں آنحضرتؐ کا ایک ارشاد ایسا ہے جو یقیناً ہمارے دلوں کو ہلا دینے والا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور نجات پالی اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔

سوال حضور انور نے افراد جماعت کو استغفار کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک انتہائی ضروری بات جس پر ہر احمدی کو نظر رکھنی چاہئے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کی طرف مستقل توجہ ہے۔ انسان کمزور ہے۔ بعض دفعہ غلطیوں سے بچنے کی کوشش کے باوجود غلطیاں ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ اپنے بندوں کی صرف غلطیوں کو پکڑنے والا ہے اور سزا دینے والا ہے یا اس نے انہی پر نظر رکھی ہوئی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان غلطیوں کی معافی اور آئندہ ان سے بچنے کا طریقہ بھی ہمیں بتایا ہے اور وہ استغفار ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ لوگوں کو عذاب دے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ ☆☆

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851
9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18

طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ

(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

گئے اور مجھے یہ سچا پیغام لگتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہمیں اپنے گاؤں آنے کی دعوت دی اور مقررہ تاریخ پر جب ہم ان کے گاؤں پہنچے تو امام صاحب نے لوگوں کو پہلے ہی اکٹھا کیا ہوا تھا۔ جماعت کا تعارف کروایا گیا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں بتایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 170 افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ اس کے علاوہ انہوں نے ساتھ والے گاؤں میں بھی ہماری آمد کی اطلاع کر دی۔ چنانچہ دوسرے گاؤں میں بھی تبلیغ کی گئی۔ اس کے نتیجہ میں اس گاؤں کے امام صاحب سمیت 140 افراد نے بیعت کر لی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے تبلیغی مساعی کو ضائع نہیں کیا بلکہ ایک ہی وقت میں دو جگہ پھل مل گئے۔ اس طرح کے بہت سارے واقعات ہیں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

اس سال نئی مساجد کی مجموعی تعداد 411 ہے جو نئی مساجد جماعت کو ملی ہیں جن میں سے نئی تعمیر کی گئی 198 ہیں اور جو بنی بنائی مساجد ملی ہیں وہ 213 ہیں۔ اس میں مغربی ممالک کی بھی شامل ہیں، آسٹریلیا بھی شامل ہے۔ یُو.کے بھی ہے۔ جرمنی بھی ہے۔ افریقہ کے بہت سارے ممالک ہیں ۔ ہندوستان میں اس سال پانچ مسجدوں کا اضافہ ہوا۔ اور بنگلہ دیش ہے۔ غانا، سیرالیون، لائبیریا، نائیجیریا، آئیوری کوسٹ، گیمبیا، گنی بساؤ، تنزانیہ، کینیا، یوگنڈا، برکینا فاسو، کونگو کنساشا، مالی، کافی ممالک ہیں جہاں نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔

مساجد کے تعلق میں واقعات

مساجد کے تعلق میں جو واقعات ہیں ان میں ساؤ تومے میں اس سال جماعت کی پہلی مسجد کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر ساؤ تومے کے دارالحکومت سے پندرہ کلو میٹر دور ایک علاقے فرنںڈ یا میں ہوئی اور اس سال 13؍مئی کو اس کا افتتاح ہوا۔ جماعت کا وفد مسجد کی تعمیر کیلئے جب لوکل گورنمنٹ سے اجازت لینے کیلئے گیا تو میئر نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اپنے ملک میں دہشتگردی نہیں چاہتے۔ یہ عیسائیوں کا ملک ہے اور اس میں مسجد بنانے کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسکے بعد دوسری مرتبہ، دوبارہ میئر سے ملاقات کی گئی اور جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا تو میئر نے اجازت دے دی۔ مسجد کے سنگ بنیاد میں بھی شرکت کی۔ میئر نے کہا کہ ہمیں جماعت کی تعلیمات کا کچھ علم نہیں تھا بس میڈیا سے سنا تھا کہ اسلام جنگ وقتال کا مذہب ہے۔ لیکن اب جماعت احمدیہ کی بدولت پتہ چلا کہ اسلام ایک نہایت پُرامن اور پیار و محبت کا مذہب ہے۔ ہم جماعت احمدیہ کو پہلی مسجد بنانے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہماری نیک تمنائیں اس مسجد کے ساتھ ہیں۔ مسجد کی تعمیر کے دوران ایک عیسائی عورت جو بہت زیادہ مخالفت کرتی تھیں مسجد میں کام کرنے والے مستریوں مزدوروں اور احمدی بچوں اور خدام سے کہتی تھیں کہ جب تم نے مسجد مکمل کر لی تو مسلمانوں نے تمہیں قتل کر دینا ہے اس لئے مسجد میں کام نہ کریں یہ دہشت گردی کا مذہب ہے۔ کچھ دنوں کے بعد وہ بیمار ہو گئی۔ ان دنوں ہمارے میڈیکل کیمپ ہو رہے تھے۔ چنانچہ وہ میڈیکل کیمپ میں آئی اور اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دی۔ اسکے بعد سے اس نے یہ مخالفت ترک کر دی۔

امیر صاحب برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ دِڈُو گُو ریجن کی ایک جماعت میں حال ہی میں ہماری ایک مسجد مکمل ہوئی ہے۔ صرف اس مسجد کو دیکھ کر بیعت کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک غیر احمدی دوست جو ایک اسکول کے ڈائریکٹر ہیں وہ مسجد کو دیکھ کر اپنے بچے کے ساتھ مشن ہاؤس آئے اور جماعت کے متعلق کچھ کتب خریدیں۔ کہنے لگے کہ میں روزانہ یہاں سے گزرتا ہوں اور نوجوانوں بچوں اور عورتوں کو بڑے جوش و جذبے سے وقار عمل کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ ایسا جذبہ میں نے کہیں اور نہیں دیکھا۔ یہ ایک زندہ اور سچی جماعت کی نشانی ہے۔ جماعت کے معلم بتاتے ہیں کہ ہر دوسرے دن کوئی نہ کوئی بیعت اس مسجد سے متاثر ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہی ہے۔

تنزانیہ کے ریجن شیانگا کے ایک گاؤں میں اس سال جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ امسال وہاں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی اور مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ آغاز میں وہاں 147 بیعتیں ہوئیں۔ جب مخالفین کو پتہ چلا کہ گاؤں کے کافی لوگوں نے احمدیت قبول کر لی ہے تو اس ضلع کا امام وہاں پہنچ گیا اور لوگوں کو جماعت کے خلاف اکسانے اور بہکانے لگا۔ اس کے جھوٹے پروپیگنڈے کے نتیجہ میں کچھ لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ چنانچہ وہاں نئے سرے سے تبلیغ کا آغاز کیا گیا۔ مستقل معلم کا تقرر کیا گیا۔ ہمارے معلم صاحب نے خواب دیکھا کہ اس گاؤں میں کثرت سے لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور اس گاؤں کیلئے جو مسجد بنائی گئی ہے وہ چھوٹی پڑ گئی ہے۔ پھر ایک اور خواب میں دیکھا کہ گاؤں کے ایک مخالف پر ہم نے غلبہ پا لیا ہے۔ چنانچہ معلم صاحب نے وہاں احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ شروع کیا۔ مخالفین کو تبلیغ بھی شروع کر دی۔ اسی دوران جماعت نے گاؤں میں مسجد کی تعمیر کیلئے پلاٹ بھی خرید لیا۔ جب نو مبائعین کو پتہ چلا کہ جماعت نے پلاٹ خریدا ہے تو انہوں نے از خود ہی مسجد کی تعمیر کیلئے پتھر اکٹھے کرنے شروع کر دیئے۔ پانی کیلئے ایک کنواں بھی کھود لیا جسکا پانی غیر احمدی بھی استعمال کر رہے ہیں۔ اسکے بعد وہاں باقاعدہ مسجد کی تعمیر کی گئی۔ جو لوگ پیچھے ہٹے تھے وہ بھی واپس آنے لگ گئے اور اس کے علاوہ گاؤں کے کئی اور افراد نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ اب وہاں جماعت کی تعداد 230 سے زائد ہو چکی ہے اور مسجد بھی افراد جماعت کی کثرت کے باعث چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ جو شروع میں مخالفت تھی گاؤں میں کوئی سلام کا جواب تک نہیں دیتا تھا ان سب نے مخالفت ترک کر دی اور جماعت میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ اسکے بھی بہت سارے واقعات ہیں۔

مسجد کی تعمیر میں مخالفت، رکاوٹ، نصرت الٰہی

اسی طرح مسجد کی تعمیر میں مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی جو نصرت ہے وہ بھی نظر آتی ہے پھر۔ گنی بساؤ کے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ کسیبی ریجن میں مختلف تربیتی و تبلیغی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ غیر احمدی مولویوں نے ایک میٹنگ کی اور اس میں کہا کہ ہم احمدیہ جماعت کو اپنے ریجن سے ختم کر دیں گے۔ اسکے بعد وہ احمدیوں کے پاس جا کر کہنے لگے کہ ہم اس گاؤں میں مسجد بنائیں گے بشرطیکہ آپ احمدیہ جماعت کو چھوڑ دیں۔ اس پر ہمارے احمدی احباب نے جواب دیا کہ اگر آپ مسجد اس نیت سے بنانا چاہتے ہیں کہ ہم اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں تو آپ خوشی سے ہمارے گاؤں آئیں اور اگر آپکی نیت ہے کہ ہم احمدیت چھوڑ دیں تو ہمیں آپکی یہ مسجد نہیں چاہئے آپ ہمارے گاؤں سے چلے جائیں۔ چنانچہ مخالفین ناکام ہو کر واپس لوٹے۔

آئیوری کوسٹ کے معلم لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں لوکاحا (Lokaha) میں احمدیت کا نفوذ 2016ء میں ہوا تھا لیکن گاؤں کا چیف احمدی نہیں ہوا تھا۔ امیر صاحب آئیوری کوسٹ نے اس گاؤں کا دورہ کیا۔ چیف نے چار سو مربع میٹر کے چار پلاٹ جماعت کو مسجد کیلئے دینے کا وعدہ کیا۔ اپنے وعدے کے مطابق انہوں نے زمین کی جماعت کے نام پر منتقلی کیلئے کارروائی شروع کر دی۔ ابھی زمین جماعت کے نام منتقل نہیں ہوئی تھی کہ مخالفین نے پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ مسلمانوں کی زمین احمدیوں کو کیوں دی گئی ہے اور اس زمین کو جماعت کے نام پر منتقلی سے روکنے کیلئے سرکاری لوگوں سے رابطے کئے۔ اس مقصد کیلئے وہ قریبی شہر کے ڈپٹی گورنر کے پاس گئے۔ اس نے فریقین کو بلایا۔ اس پر گاؤں کے چیف اور نمبردار نے احمدیت کے حق میں بیان دیا جس پر ڈپٹی گورنر نے جماعت کے حق میں فیصلہ دیا اور زمین جماعت کے نام پر منتقل کرنے کا حکم دیا اور مخالفین ناکام واپس لوٹے۔ اسی طرح مسجد کی تعمیر میں جو مخالفتیں ہوئیں ان کے بہت سارے واقعات ہیں۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال 180 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشن ہاؤسز کی تعداد 2826 ہو گئی ہے اور 127 ممالک میں باقاعدہ مشن ہاؤسز قائم ہیں۔ مشن ہاؤسز کے قیام کے حوالے سے پہلے نمبر پر انڈونیشیا ہے۔ اسکے بعد گھانا ہے۔ پھر بنگلہ دیش ہے۔ اسی طرح تنزانیہ اور دوسرے بعض افریقن ممالک ہیں۔

ارجنٹائن میں پہلی دفعہ باقاعدہ مشن ہاؤس کا قیام عمل میں آیا اور باقاعدہ مبلغ کا تقرر ہوا تو وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ پہلے ایک جگہ مشن ہاؤس کیلئے بات چلی تھی لیکن مکمل نہ ہو سکی۔ لینڈ لیڈی نے وہ جگہ دینے سے انکار کر دیا اسکے بعد ہم نے مشن ہاؤس کیلئے بہت سی جگہیں دیکھیں لیکن مناسب جگہ نہیں مل رہی تھی ۔ وہاں چونکہ پہلی مرتبہ مشن کا آغاز ہو رہا تھا اس لئے لوگ انکار کر دیتے تھے ۔ اسکی وجہ سے پریشانی بھی تھی اور دعائیں بھی ہو رہی تھیں۔ مجھے بھی لکھتے رہتے تھے۔ رمضان کے پہلے عشرہ میں اسی خاتون مالکہ نے جس نے پہلے انکار کر دیا تھا اس نے رابطہ کیا اور بتایا کہ وہ شدید بیمار ہو گئی ہے اس لئے وہ جلد از جلد اس جگہ کو کرائے پر دینا چاہتی ہے۔ کہنے لگی کہ میں نے آپ سے رابطہ اس لئے کیا ہے کہ میرا دل کہتا ہے کہ آپ نیک اور شریف لوگ ہیں۔ چنانچہ جتنی قیمت پہلے طے ہوئی تھی اس سے بہت سستی قیمت پر جگہ دینے کیلئے تیار ہو گئی۔ اسکے بعد بہت ساری قانونی روکیں بھی تھیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہوتی چلی گئیں اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت ہوئی اور وہاں باقاعدہ مشن ہاؤس چاہے کرائے پہ ہی ہے لیکن باقاعدہ جماعت کے نام ہو گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز: وقار عمل

جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز وقار عمل ہے۔ افریقہ کے ممالک میں جماعتی مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ جماعت حصہ لیتی ہے۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعتیں اپنی مساجد، سینٹرز اور تبلیغی مراکز کے بعض بہت سارے کام وقار عمل کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ چنانچہ اس سال 96 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق کل ساٹھ ہزار تین سو چھتیس وقار عمل کئے گئے جن کے ذریعہ ستائیس لاکھ انتیس ہزار یُو ایس ڈالرز سے زائد کی بچت ہوئی۔

وکالت تصنیف یُو.کے تراجم قرآن کریم

وکالت تصنیف یُو.کے کے ذریعہ قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے ۔ قرآن کریم کا سویڈش ترجمہ 1988ء میں پہلی بار شائع ہوا تھا۔ اسکا نظر ثانی شدہ ایڈیشن تیار کر کے طبع کروایا گیا ہے جس میں ترجمہ کی زبان بہتر کی گئی ہے۔ کچھ فُٹ نوٹس کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح ہر سورۃ کے ابتدا میں سورۃ کا تعارف بھی دیا گیا ہے اور کمپیوٹر پر از سر نو ٹائپ کیا گیا ہے۔ مکرمہ ڈاکٹر قانتہ صاحبہ سویڈش ہیں۔ وہ اور ان کی ٹیم نے اس ترجمہ کو ریوائز کیا ہے اور تیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے۔

اسی طرح وکالت تعمیل و تنفیذ کی طرف سے موصولہ رپورٹ کے مطابق انڈیا میں اس سال قرآن کریم کا انگریزی اور ملیالم ترجمہ ری پرنٹ کروایا گیا ہے۔

اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 75 زبانوں میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ طبع ہو چکا ہے۔

تراجم کتب

اسی طرح براہین احمدیہ حصہ پنجم کا انگریزی ترجمہ بھی ہو گیا ہے اور اس وقت وہ پریس میں ہے۔ ترجمہ ذرا لیٹ ہو گیا۔ انکا خیال تھا کہ جلسہ سے پہلے کتاب آجائے گی۔

اسی طرح حقیقۃ الوحی کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ ’روئداد جلسۂ دعا‘ اس کا بھی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ ملفوظات جلد اول کا ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔

فضل عمر فاؤنڈیشن انگریزی ڈیسک کی طرف سے Ahmadiyyat Destiny and Progress اور A Call to Faith اور Muhammad the Great Exemplar اور Ten Proofs of the Existence of God اور Signs of the Living God یہ کتابیں ترجمہ ہو کے شائع ہوئی ہیں۔ بہت ساری کتب ری پرنٹ ہوئی ہیں۔

تراجم قرآن کریم: غیروں کا اظہار اور دلچسپی

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ایک پروٹسٹنٹ چرچ کے صدر قرآن کریم کی نمائش دیکھنے کیلئے آئے۔ کہنے لگے کہ میں جماعت احمدیہ کا فرنچ ترجمہ والا قرآن کریم پڑھتا ہوں اور جب بھی مجھے قرآن کریم سے کوئی حوالہ دینا ہو یا مجھے قرآن کریم سے کوئی بات دیکھنی ہو تو میں جماعت احمدیہ کا قرآن کریم ہی consult کرتا ہوں۔ آپ نے قرآن کریم کے آخر پر جو انڈیکس دیا ہے یہ بھی بہت مفید ہے۔

کتاب ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ غیروں کے تاثرات

اسلامی اصول کی فلاسفی کی کتاب کا بھی غیروں پر بڑا اچھا اثر ہوتا ہے۔ بینن کے ریجن کانڈی میں قرآن

کریم کی نمائش اور بک سٹال لگایا گیا۔ وہاں ایک غیر احمدی دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی خرید کر لے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کی ملاقات ہمارے معلم صاحب سے ہوئی تو کہنے لگے یہ بہت ہی زبردست کتاب ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ یہ کتاب ہمارے ملک کے تعلیم کے نظام میں بطور ایک مضمون پڑھائی جائے۔

ایک پاکستان ہے جہاں احمدیوں نے وہاں کیلئے جو جو کام کئے ہیں اس کو بھی تاریخ سے نکالا جا رہا ہے۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کا فضل دنیا کے باقی ملکوں میں اس طرح ہے کہ جو پڑھے لکھے لوگ اسلامی لٹریچر لے کر جاتے ہیں وہ یہ اظہار کر رہے ہیں کہ ان کو ہمارے سکولوں اور کالجوں میں پڑھانا چاہئے۔

پھر اسی طرح بہت سارے واقعات کتابوں کے بارے میں ہیں۔ لوگوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔

رقیم پریس یُو.کے اور احمدیہ پرنٹنگ پریسز افریقہ

رقیم پریس یُو.کے اور احمدیہ پرنٹنگ پریس افریقہ جتنے بھی ملکوں میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقیم پریس یُو.کے میں اس سال چھپنے والی کل تعداد کتب کی کل تعداد چھ لاکھ چھبیس ہزار تین سو تیس ہے۔ الفضل انٹرنیشنل، جماعتی رسائل اور میگزین، پمفلٹس، لیف لیٹس، جماعتی رسائل اور سٹیشنری وغیرہ اس کے علاوہ ہے۔

احمدیہ پرنٹنگ پریس افریقہ جو رقیم پریس کی نگرانی میں افریقہ کے نو ممالک میں غانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، گیمبیا، برکینا فاسو، بینن میں کام کر رہے ہیں اور مجموعی طور پر تین لاکھ چھبیس ہزار تین سو تیس کتب شائع کی ہیں۔ رسالے اس کے علاوہ ہیں۔ اخبارات اور تربیتی لٹریچر کی تعداد اکانوے لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ اور اللہ کے فضل سے وہاں بھی ہمارے یہ پریس مشہور ہو رہے ہیں۔

وکالت اشاعت (طباعت)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال 123 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 784 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ 63 زبانوں میں ایک کروڑ 62 لاکھ 16 ہزار 407 کی تعداد میں طبع ہوئے۔

وکالت اشاعت (ترسیل)

وکالت اشاعت ترسیل کا کام ہے۔ یہ میں نے نئی قائم کی تھی کہ جو جماعتی لٹریچر مختلف ممالک میں چھپتا ہے اس کی ترسیل ہو اور اس کا نکاس بھی آگے ہو تا کہ پھر زیادہ سے زیادہ کتابیں بکیں اور لوگوں تک پہنچیں۔ باون مختلف زبانوں میں تین لاکھ پانچ سو سے زائد کتب دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی گئیں۔ ان کتب کی کل مالیت چار لاکھ پچاس ہزار ہے۔ مالیت سے ہمیں غرض نہیں اصل چیز یہ ہے کہ بھجوائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

قادیان سے بیرون ممالک کو کتب کی ترسیل

قادیان سے بھی بیرونی ممالک کو کتب کی ترسیل ہوتی ہے۔ دوران سال قادیان سے بیرونی ممالک کی لائبریریز اور دیگر ضروریات کیلئے اڑتالیس ہزار سے زائد کتب بھجوائی گئیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا پریس ہے جو وہاں سے شائع کر کے اچھی کمائی کر رہا ہے۔

جماعتوں کے ذریعہ فری لٹریچر کی تقسیم

مختلف ممالک میں فری لٹریچر کی جو تقسیم ہوئی ان میں مختلف عناوین پر مشتمل چھ ہزار چار سو باون کتب فولڈرز اور پمفلٹس اٹھاون لاکھ انہتر ہزار پانچ سو بانوے کی تعداد میں مفت تقسیم کیے گئے۔ اس طرح کل ایک کروڑ 42 لاکھ ستائیس ہزار آٹھ سو ترانوے افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریری کے قیام

جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریری کے قیام کیلئے دنیا کے بیاسی ممالک کی آمدہ رپوٹ کے مطابق 488 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا مختلف جماعتوں میں قیام ہو چکا ہے۔

نمائشیں، بک سٹالز، بک فیرز

نمائشیں اور بک سٹالز اور بک فیرز۔ اس سال مختلف ممالک میں بکثرت قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر کی نمائشوں کا اہتمام کیا گیا۔ موصولہ رپورٹس کے مطابق 6967 نمائشوں کے ذریعہ اڑتیس لاکھ پچاسی ہزار 367 افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اسکے علاوہ پندرہ ہزار پچیس (15025) بک سٹالز اور بک فیرز کے ذریعہ 41 لاکھ 93 ہزار 994 افراد تک پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

نمائشوں کے حوالے سے واقعات اور تاثرات

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ایک فرنچ خاتون قرآن کریم کی نمائش پر آئی۔ کہنے لگی کہ کیا میں قرآن کریم کو ہاتھ لگا سکتی ہوں؟ میرے بعض مسلمان جاننے والے کہتے ہیں کہ کوئی بھی غیر مسلم قرآن کریم کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ اس پر میں نے کہا کہ اگر ہاتھ نہیں لگائیں گے تو پڑھیں گے کیسے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ آپ لوگ قرآن کریم کا خود مطالعہ کریں۔ عورت بہت حیران ہوئی اور قرآن کریم کا نسخہ خرید کر لے گئی۔

امیر صاحب آسٹریلیا لکھتے ہیں کہ ایک مسلمان نے ہماری قرآن کریم کی نمائش میں اپنے کومینٹس (Comments) میں لکھا کہ آپ لوگ مسلمان نہیں ہیں اور عام لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ پاکستان میں آپ لوگوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ تم لوگ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے کیونکہ تم لوگ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے اور یہ کہتے ہو کہ وحی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ چنانچہ ان کے اس Comment پر ایک غیر از جماعت مہمان نے Comments Book میں یہ بھی جواب لکھا کہ تمام مذاہب ایک ہیں۔ یہ تمام کائنات ایک ہی ہے۔ اسی طرح احمدیت اور دیگر تمام مذاہب سب ایک لافانی ذات کی طرف سے ہیں۔ ہمیں اس بات کا ادراک ہونا چاہیے کہ ہم سب اُس ایک ذات ایک خدا کے بندے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح ہم مختلف یونیورسٹیز میں جا سکتے ہیں اور ایک ہی ڈگری حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح پر ہم اپنے مذاہب پر عمل کر کے خدا کی شناخت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اپنے طور پر اس نے خود ہی اس کا جواب دے دیا۔

بُک سٹالز اور بُک فیرز کے حوالے سے
ایمان افروز واقعات

بُک سٹالز اور بُک فیرز کے حوالے سے بعض واقعات ہیں۔ آسٹریا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں بُک فیرز میں جماعت نے اپنی کتب کا سٹال لگایا۔ سینکڑوں لوگوں نے وزٹ کیا۔ ایک خاتون جماعت کی تعلیم سے متأثر ہو کے کہنے لگی کہ اب تو میں اپنے حلقہ احباب میں صرف احمدیہ احمدیہ ہی کہوں گی اور آپ کی جماعت کا تعارف ہر ایک جاننے والے کو کراؤں گی۔

بینن میں بک سٹالز پر انڈیا کے دوست آئے ہوئے تھے۔ کہنے لگے آپ لوگ تو دھرم لُوٹ لیں گے۔ میں کئی ملکوں میں گیا ہوں لیکن کہیں بھی کوئی مسلمان بات کرنے تک راضی نہیں لیکن احمدیوں کے رویّوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ لوگ واقعی بہت پیار کرنے والے لوگ ہیں۔ اگر ہر مسلمان آپ جیسا ہو جائے تو مذہبی جھگڑے ہی ختم ہو جائیں۔ اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔

مختلف ممالک میں مقامی طور پر جماعتی رسالوں کی اشاعت

مختلف ممالک میں مقامی طور پر جماعتی رسالوں کی اشاعت۔ اس سال 123 ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت 26 زبانوں میں 103 تعلیمی تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل رسائل و جرائد مقامی طور پر شائع کیے جا رہے ہیں۔

لیف لیٹس، فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ

اس سال 96 ممالک میں مجموعی طور پر ایک کروڑ بتیس لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ اس کے ذریعہ دو کروڑ پینسٹھ لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ اس وقت لیف لیٹس کی تقسیم کے حوالے سے امریکہ اور یورپ کے ممالک نمایاں ہیں۔ جرمنی نمبر ایک پر ہے۔ اسکے بعد یُو.کے ہے۔ جرمنی میں 22 لاکھ۔ یُو.کے میں 17 لاکھ تہتّر ہزار۔ پھر کینیڈا ہے۔ پھر سپین ہے۔ ناروے، ہالینڈ۔ اس طرح دوسرے ملک ہیں۔ یورپ کے ملک ہیں۔ بعض دوسرے ممالک ہیں۔ نائیجیریا، بینن، کونگو کنسا شا، کیمرون وغیرہ ممالک ہیں۔

سپین میں لیف لیٹس کی تقسیم

سپین میں لیف لیٹس کی تقسیم بھی ہو رہی ہے۔ یہاں جامعہ یُو.کے اور جرمنی کے جو فارغ التحصیل طلباء ہیں وہ جا کے کرتے ہیں اور اسکے ذریعہ سے اللہ کے فضل سے اس سال فارغ التحصیل شاہدین کے ذریعہ سے آٹھ لاکھ تین ہزار سات سو بائیس کی تعداد میں لیف لیٹس تقسیم کیے گئے اور سیوتا (Ceuta) شہر جو مراکش کے بارڈر پر ہے وہاں بھی لیف لیٹس تقسیم کیے گئے اور اس دوران کئی ایسے لوگ ملے جن کو جماعت کے بارے میں پہلے سے معلومات تھیں اور کیونکہ وہ عربی بولنے والے ہیں اس لیے ایک عرب دوست بھی ساتھ تھے۔ اللہ کے فضل سے وہاں تبلیغ کے اچھے راستے کھل رہے ہیں۔

میکسیکو، گوئٹے مالا، ایکواڈور
یوراگوئے اور پیراگوئے میں فلائرز کی تقسیم

میکسیکو، گوئٹے مالا، ایکواڈور، یوراگوئے اور پیراگوئے میں فلائرز کی تقسیم ہوئی اور وہاں کینیڈا کے فارغ التحصیل مربیان کے ذریعہ سے تین لاکھ اڑسٹھ ہزار نو سو دس لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران رپورٹس میں جو واقعات لکھے ہیں اس میں سے ایک دو بیان کر دیتا ہوں۔

لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران
پیش آنے والے ایمان افروز واقعات

ہنڈورس کے مبلغ بیان کرتے ہیں کہ تبلیغی سفر کے دوران ایک خاتون کو پمفلٹ دیا تو اس نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور یہ پمفلٹ اپنے خاوند کو دکھایا۔ اسکا خاوند کافی عرصہ سے اسلام کے بارے میں جاننا چاہتا تھا لیکن اسکا کسی سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اگلے دن کا وقت لے کر ہمارے ساتھ تقریباً تین گھنٹے کی ملاقات کی جس میں انہیں تفصیل سے اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔ موصوف اس سے بہت متاثر ہوئے۔ اس سے اگلے دن ہم نے دوسرے شہر جانا تھا لیکن وہ صبح صبح دوبارہ آ گئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹہ تک اسلام کے حوالے سے گفتگو کرتے رہے۔ انہیں مطالعہ کیلئے کچھ لٹریچر بھی دیا گیا۔ اسکے بعد ابھی تک رابطے میں ہیں اور اسلام کے اندر بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔

بینن کی رپورٹ ہے کہ شہر کانڈی میں قرآن کریم کی نمائش لگائی گئی۔ اس موقع پر پمفلٹس بھی تقسیم کیے گئے۔ ایک پادری بھی نمائش دیکھنے کیلئے آیا اور اسے بھی ایک پمفلٹ دیا گیا جو وہ لے کر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد واپس آیا اور مزید پمفلٹس مانگے۔ کہنے لگا کہ میں یہ پمفلٹس اپنے چرچ میں تقسیم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہمیشہ سے یہی سمجھا جاتا رہا ہے کہ اسلام جبر و تشدد کی تعلیم دیتا ہے۔ امن کی تعلیم تو ہم پہلی مرتبہ آپ سے سن رہے ہیں۔

امیر صاحب سپین نے لکھا ہے کہ ایک شہر میں ایک پرانے سپینش احمدی تھے جن سے رابطہ نہیں تھا۔ نئے مربیان کی اس تبلیغی مہم کے دوران، لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران ان سے رابطہ ہوا اور اسکے بعد باقاعدہ رابطہ ہے اور وہ بڑے خوش ہوئے کہ مجھے جماعت کا دوبارہ پتہ مل گیا۔

امیر صاحب فرانس کہتے ہیں کہ پمفلٹس کی تقسیم کے دوران ایک پمفلٹ ایک بہت بڑی عمارت کے سامنے ایک فرنچ عورت کو دیا گیا۔ اس نے اسی وقت اسے پڑھنا شروع کر دیا اور ساتھ ساتھ کہتی جاتی تھی کہ بہت اچھا ہے آپ لوگ اس کام کو جاری رکھیں اور پورے فرانس میں اس کو تقسیم کریں۔ مجھے بھی ایک پیکٹ دیں میں اس عمارت کی گارڈین ہوں میں بھی سب کو دوں گی۔ چنانچہ پمفلٹس کی مدد سے اس عورت کے ذریعہ آگے اس عمارت میں کام کرنے والے تمام لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچ گیا۔

صدر صاحب جماعت نیپال لکھتے ہیں کہ لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران کاٹھمنڈو کے ایک زیر تبلیغ ہندو دوست سے رابطہ ہوا اور وہ جمعہ کی نماز کیلئے ہماری مسجد میں آنا شروع ہو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ جماعت کا تعارف ہونے سے پہلے میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک مندر کے اندر داخل ہو رہا ہوں اور اچانک مندر کے دروازے پر ایک بورڈ آ کر گرتا ہے جس سے میں مندر کے اندر جا نہیں پایا۔ چنانچہ اس خواب کے بعد انہوں نے مندر جانا بند کر دیا۔ جب ان کا جماعت سے تعارف ہوا تو انہوں نے ایک اور خواب دیکھی کہ آسمان پر تمام مذاہب کی نشانیاں دکھائی دے رہی ہیں اور ان symbols کے اوپر ایک چمکتی ہوئی روشنی دکھائی دے رہی ہے اور خواب میں اس روشنی کی طرف جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس خواب کا ان پر گہرا اثر ہوا۔ کہنے لگے اب جو میں نے اسلام احمدیت کی طرف سفر شروع کیا ہے وہ میری روشنی کی طرف جانے کی کوشش کی تعبیر ہے۔ اس خواب کے بعد موصوف مسلسل جماعت

کے ساتھ رابطے میں ہیں اور اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کر رہے ہیں جمعہ کی نماز بھی پڑھنے آتے ہیں۔ اس طرح کے بہت سارے واقعات ہیں۔

وکالت تعمیل وتنفیذ لندن

وکالت تعمیل وتنفیذ لندن کے ذریعہ سے انڈیا بھوٹان نیپال میں کام ہو رہا ہے۔ اور قادیان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو کام ہو رہا ہے اس میں نظارت نشر و اشاعت میں تین مقامی زبانوں بنگلہ، اڑیہ، اور تامل کے ڈیسکوں کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ لٹریچر کا ترجمہ ان زبانوں میں ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ہندی تراجم کا کام جاری ہے۔ بائیس کتب کے ہندی تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ نور ہسپتال کے قیام پر سو سال پورا ہونے پر وہاں بھی ایک صد سالہ تقریب منعقد ہوئی۔ اسکا بھی علاقے کے لوگوں پر بڑا اچھا اثر ہوا۔ فضل عمر پریس قادیان میں نئی مشینیں لگائی گئیں ہیں۔ اللہ کے فضل سے وہاں کافی اچھا کام ہو رہا ہے۔ اسی طرح رینوویشن کا کام ہوا۔ دار البیعت لدھیانہ کی رینوویشن ہوئی۔ چلہ کشی ہوشیار پور والے مکان کی ہوئی۔ گیسٹ ہاؤسز کی ہوئی اور اللہ کے فضل سے وہاں دوسرے بھی تعمیری کام ہو رہے ہیں۔

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک کے تحت گذشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئیں ان کی تعداد 125 ہے۔ جو کتب اس سال پرنٹنگ کیلئے بھجوائی گئی ہیں ان میں ایک کتاب البریہ، روحانی خزائن کی جلد 12 اس میں جتنی کتابیں ہیں اور روحانی خزائن کی جلد 15، پھر روحانی خزائن کی جلد 18، روحانی خزائن کی جلد 19 یہ اللہ کے فضل سے ترجمہ ہو چکی ہیں اور حضرت مصلح موعودؓ کی کتب اور بعض دوسری کتابیں بھی ترجمہ کے پراسیس میں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہو جائیں گی۔ اسکے علاوہ اور بہت ساری کتب کا ترجمہ یہ کر رہے ہیں۔

عربوں میں قبول احمدیت کے واقعات

عربوں میں قبول احمدیت کے واقعات بھی ہیں۔ مراکش سے ایک دوست محمد العواصی صاحب لکھتے ہیں کہ احمدیت سے میرا تعارف ایک احمدی دوست کے ذریعہ سے ہوا۔ اس دوست نے مجھے ابتدائی امور کے بارے میں بتانے کے بعد جماعت کے ٹی وی چینل کو مسلسل دیکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا تو محض چند روز میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا قائل ہو گیا لیکن بیعت کرنے سے کسی قدر خائف تھا۔ اس بات کا اظہار جب میں نے اپنے احمدی دوست سے کیا تو اس نے کہا کہ تم استخارہ کیوں نہیں کر لیتے۔ مجھے اس کی تجویز پسند آئی۔ میں نے استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ میری پیدائش ہوئی ہے اور میں جلدی جلدی بڑا ہو کر نوجوان ہو گیا ہوں۔ اس رؤیا کے باوجود مجھے خوف دامنگیر رہا۔ ایک رات اچانک میری آنکھ کھل گئی تو میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے حق دکھادے اور اسکی پیروی کی توفیق عطا فرما۔ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جماعت احمدیہ کی سلطنت میں ہوں۔ اس میں لوگ جگہ جگہ جمع ہیں اور مختلف علاقوں کے فتح کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان کے پاس کوئی ظاہری اسلحہ نہیں ہے پھر بھی ایسی بڑی بڑی باتیں کر رہے ہیں۔ احمدیوں کی اس سلطنت میں میں ایک بلند و بالا زیر تعمیر عمارت دیکھتا ہوں۔ ایک شخص مجھے کہتا ہے کہ جب اس کی تعمیر مکمل ہو جائے گی تو دنیا کی سب سے بلند ترین عمارت کہلائے گی۔ میں نے اپنے احمدی دوست کو یہ رؤیا سنایا تو اس نے کہا اسکے بعد تو آپ کا ہر شک دور ہو جانا چاہیے اور بیعت کر لینی چاہیے اور میں خود بھی اب اس نتیجہ پر پہنچا تھا۔

اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔ سیریا کے محمد الحاج عبد اللہ صاحب آجکل کینیڈا میں ہیں۔ کہتے ہیں میں ایک سیلز مین کی جاب کرتا تھا۔ میرے گاہکوں میں سے ایک شخص کے بیٹے محمد کیتال صاحب سے میرا تعارف ہوا۔ یہ نوجوان احمدی تھا۔ اس سے تعلق بڑھا تو اس نے مجھے جماعت کے بنیادی عقائد اور اسکے تجدیدی مفاہیم کے بارے میں بتایا۔ اس نے مجھے اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی میں ترجمہ دیا۔ میں اس کتاب کو پڑھ کر بہت متاثر ہوا اور اس میں پائی جانے والی معقول باتیں بہت پسند آئیں۔ پھر تقریباً ایک سال تک میں جماعت کی مختلف کتب پڑھتا رہا۔ نیز ایم ٹی اے العربیہ دیکھنا شروع کر دیا۔ ایک سال کے بعد مطالعہ اور ایم ٹی اے دیکھنے اور جماعت کے عقائد کا موازنہ کرنے کے بعد میرے دل میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی خواہش جنم لینے لگی۔ لیکن میں اپنی باطنی طہارت کے حوالے سے اپنے آپ کو اس پاکیزہ جماعت کے قابل نہ سمجھتا تھا۔ اس مقام تک پہنچنے کی راہوں سے نا آشنا تھا۔ لہٰذا میں نے محمد کیتال سے کہا کہ مجھے بعض احمدیوں سے ملوادو۔ اس نے اپنے گھر پر ہی چند احمدیوں کے ساتھ ملاقات کا بندوبست کروایا اور میں نے ان کے ساتھ روحانی ارتقاء کے ذرائع کے بارے میں بات کر کے محسوس کیا کہ جیسے میری روحانی پیاس کی تسکین ہونے لگی ہے کیونکہ مجھے رؤیائے صالحہ وغیرہ کی بنا پر یہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور ضرور مجھے ہدایت دے گا۔ لہٰذا یہ سوچ کر میں نے استخارہ کرنا شروع کیا۔ میں اپنے کام کے سلسلہ میں دمشق میں تھا۔ جب کہ میری بیوی حلب میں دیگر اہل خانہ کے ساتھ رہتی تھی۔ میں نے استخارہ شروع کرنے کے بعد اپنی بیوی کو فون کر کے کہا کہ اس عرصہ میں اگر کوئی خواب آئے تو مجھے ضرور بتانا۔ چند ایام کے بعد آنے والی ایک رات میرے لئے لیلۃ القدر ثابت ہوئی جس میں میں نے ایک نہایت عظیم رؤیا دیکھا۔ میں نے اپنے ایک نیک و پارسا رشتہ دار کو خواب میں دیکھا اس نے مجھے ایک ورق دیتے ہوئے کہا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ میں نے فوراً شوق سے اسے بسُرعت کھولا تو اس میں لکھا تھا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں بیدار ہوا تو بہت خوش تھا اور میری زبان پر یہ آیت کریمہ جاری تھی اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ۔ جماعت میں داخل ہونے کیلئے یہ ایک واضح پیغام تھا۔ گو یہ رؤیا تو آنے والے امام مہدی اور مسیح موعود کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پہنچانے کی طرف بھی اشارہ کر رہا تھا لیکن اس وقت مجھے اس بات کا علم نہ تھا۔ بہرحال مجھے یقین تھا کہ یہ میرے استخارہ کا جواب ہے۔ اسکے بعد میں نے بیعت کر لی۔ ان عربوں کے بھی اس طرح کے بہت سارے واقعات ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک میں بھی ترجمہ کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔ خطبات کا بھی ترجمہ کرتے ہیں۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک کی طرف سے بھی یہاں ٹرانسلیشن کا کام ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں بھی اور دوسرا لٹریچر بھی یہ لوگ ترجمہ کر رہے ہیں۔

رشین ڈیسک

رشین ڈیسک میں بھی ترجمہ کا کام ہو رہا ہے۔ خطبات کا ترجمہ بھی ایم ٹی اے پر باقاعدہ سنایا جاتا ہے۔ بہت سارے روسی احمدی دوستوں کے مجھے خط آتے ہیں کہ جب سے خطبہ کا ترجمہ شروع ہوا ہے ہمارے ایمان میں بڑا اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح مختلف ویب سائٹس بھی جاری ہیں۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک کے ذریعہ سے بھی شہادۃ القرآن، روئداد جلسہ دعا اور توضیح مرام کا ترکی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے اور دوسری کتابوں کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح ایم ٹی اے پروگرام بھی جاری ہیں۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک کے ذریعہ سے بھی ترجمہ کا کام جاری ہے۔

انڈونیشین ڈیسک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب لائیو ترجمہ یہاں سے انڈونیشین زبان میں شروع ہو چکا ہے اور دوسرے ترجمانی کے کام بھی یہ کر رہے ہیں۔

وقفِ نو کی تحریک

وقف نو کی تحریک کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا بھر میں واقفین نو کی کل تعداد چھیاسٹھ ہزار پانچ سو پچیس ہے جس میں سے انتالیس ہزار آٹھ سو چودہ لڑکے ہیں اور چھبیس ہزار سات سو گیارہ لڑکیاں ہیں۔ اس سال جو واقفین نو میں شامل ہوئے ان کی تعداد تین ہزار چار سو اڑتالیس ہے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو کی تعداد ستائیس ہزار نو سو ستائیس ہے جس میں لڑکے اٹھارہ ہزار چار سو نوے اور لڑکیاں نو ہزار چار سو سینتیس ہیں۔ اور ان میں پاکستان اول نمبر پر ہے، پھر جرمنی، پھر یو کے، پھر انڈیا، پھر کینیڈا۔ اللہ کے فضل سے یہ نظام بھی اب کافی آرگنائز ہو گیا ہے۔

مخزن تصاویر

مخزن تصاویر کا شعبہ ہے۔ جماعتی تاریخ تصویروں کی صورت میں جمع کی جاتی ہے اور ان کی ایک نمائش بھی ہے۔ آجکل یہاں جلسے پر بھی نمائش لگی ہوگی۔

الاسلام ویب سائٹ

الاسلام ویب سائٹ ہے۔ یہ امریکہ سے کام ہو رہا ہے لیکن کام کرنے والے رضا کار پاکستان، کینیڈا، بھارت، یو کے اور جرمنی وغیرہ سب جگہ سے شامل ہیں اور قرآن کریم کے نئے ایڈوانس سرچ انجن کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس سرچ انجن کے ذریعہ سے عربی، اردو، انگریزی، جرمن، فرنچ اور سپینش زبانوں میں سرچ کیا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم کے اڑتالیس تراجم اور تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نیا ایڈیشن ویب سائٹ پر ڈال دیا گیا ہے۔ دوران سال ساٹھ سے زائد اردو اور انگریزی کتب کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اٹھارہ کتب کا آئی بکس اور کنڈل (Kindle) پر اجراء کیا گیا ہے۔ کُل کتب کی تعداد انتالیس ہو چکی ہے۔ خطبات جمعہ پوڈ کاسٹ پر دستیاب ہے۔ اسی طرح Friday Sermon کا نیا ورژن بھی آ چکا ہے۔ خطبات جمعہ اٹھارہ زبانوں میں آڈیو اور وڈیو کی صورت میں آن لائن دستیاب ہیں اور اسکے علاوہ دوسری بہت ساری چیزیں ہیں۔ آئی فون پر نئی قرآن ایپ انگریزی، عربی سرچ کے ساتھ لانچ ہوئی ہے۔

ریویو آف ریلیجنز

ریویو آف ریلیجنز اسکا پہلا شمارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں جنوری 1902ء میں شائع ہوا تھا۔ اس رسالے کا ایک سو سترہواں (117) سال ہے اور اس وقت انٹرنیشنل میگزین کے طور پر ملٹی پلیٹ فارم بن کر یقیناً ایک موثر ذریعہ بن چکا ہے۔ ایک گلوبل میگزین آرگنائزیشن F.I.P.P ہے جو دنیا بھر کے میگزین کے ایونٹس اور نیٹ ورکنگ کو کرنے میں مدد کرتی ہے۔ اس تنظیم میں ٹائم اکانومسٹ نیشنل جیوگرافک وغیرہ کے علاوہ دنیا بھر کے سینکڑوں میگزین شامل ہیں۔ یہ تنظیم ہر سال دو سال بعد ورلڈ میگزین کانگرس منعقد کرتی ہے جو دنیا میں میگزین کا سب سے بڑا ایونٹ شمار ہوتا ہے۔ اکتوبر 2017ء میں اکتالیسویں ورلڈ کانگرس لندن میں منعقد ہوئی جس میں دنیا بھر سے میگزین کے سات سو سے زائد سینئر نمائندوں نے شرکت کی۔ اس میں برطانیہ کے گیارہ میگزین کے نمائندوں کو منتخب کیا گیا جن میں نیو سائنٹسٹ جیسے نامور رسالوں کے ساتھ ریویو آف ریلیجنز کو بھی منتخب کیا گیا۔ چنانچہ اس موقع پر دنیا بھر سے آئے ہوئے میگزین کے سینئر ایڈیٹرز اور پبلشرز

کلام الامام

’’جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلام الامام

’’قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 121)

طالب دعا: نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

کو ریویو کا تعارف پیش کرنے کا موقع ملا۔اس تنظیم کے صدر جیمز ہیوز کہتے ہیں کہ میرا دنیا بھر کی میگزین کمپنیوں سے واسطہ پڑتا ہے مگر ریویو آف ریلیجنز کی ایک منفرد حیثیت ہے کیونکہ اس کا شمار ان چند رسالوں میں ہوتا ہے جو مذہب کے بارے میں اور عصر حاضر کے مسائل پر مشتمل ہیں۔اسی طرح سوشل میڈیا پر بھی ڈالا گیا ہے اور گزشتہ سال سوشل میڈیا کے مختلف ذرائع سے ریویو آف ریلیجنز کی نوے لاکھ سے زائد پوسٹس دیکھی گئی ہیں۔اس کا فرنچ اور جرمن ایڈیشن بھی شائع ہو رہا ہے اور اسی طرح یہاں آج کل ان کے دوسرے پراجیکٹ، القلم پراجیکٹ وغیرہ بھی ہیں۔

الحکم (ہفت روزہ)

پھر الحکم ہفت روزہ جو ہے اس کا بھی اجراء کیا گیا تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی اب جاری ہے اور انگلش میں انگریزی دان طبقہ کے لئے اچھا اخبار ہے۔آن لائن بھی دستیاب ہے اور کچھ سو کاپیاں پرنٹ بھی کی جاتی ہیں۔

احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر

احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر ہے۔اس میں بھی ریسرچ کے حوالے سے اللہ کے فضل سے پرانی باتیں جمع کی جارہی ہیں اور ریسرچ کی جارہی ہے۔اچھا کام ہو رہا ہے۔

پریس اینڈ میڈیا آفس

پریس اینڈ میڈیا آفس ہے۔یہ بھی اپنے روابط بڑھا کر اچھا کام کر رہا ہے۔

ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل

ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل۔اللہ کے فضل سے اس کے اب سولہ ڈیپارٹمنٹ ہیں اور اسکا کام بھی بڑا وسیع ہو گیا ہے۔کارکنوں کی تعداد بھی سینکڑوں میں چلی گئی ہے۔ایم.ٹی.اے اولیٰ، ایم.ٹی.اے ثانیہ، ایم.ٹی.اے العربیۃ، ایم.ٹی.اے افریقہ ایک اور ایم.ٹی.اے افریقہ دو، اور ان چینلز پر سترہ مختلف زبانوں میں رواں ترجمے کیے جارہے ہیں جن میں انگریزی، عربی، فرنچ، جرمن، بنگلہ، سواحیلی، افریقن، انگریزی، انڈونیشین، ترکش، بلغارین، بوسنین، ملیالم، تامل اور رشین، پشتو، سپینش اور سندھی زبانیں شامل ہیں۔

اس وقت ایم.ٹی.اے کی نشریات تمام دنیا میں کل بارہ سیٹلائٹس پر دیکھی جاسکتی ہیں اور دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں ہے جہاں اس روحانی مائدے کا فیض نہ پہنچ رہا ہو۔اس سال پانچ سیٹلائٹس معاہدوں کی تجدید کی گئی جبکہ ایک نئے سیٹلائٹ کا معاہدہ کیا گیا ہے۔برصغیر پاک و ہند اور بنگلہ دیش وغیرہ میں ایم ٹی اے کی نشریات ہائی ڈیفی نیشن (High Defination) میں بھی نشر ہو رہی ہے۔ایم.ٹی.اے نیوز وغیرہ کے کام میں بھی وسعت پیدا ہوئی ہے اور اس طرح کافی ساری اس میں وسعت پیدا ہو چکی ہے۔

ایم.ٹی.اے افریقہ

ایم.ٹی.اے افریقہ کا 2016ء میں اجراء ہوا تھا اس پر روزانہ چوبیس گھنٹے مختلف لوکل زبانوں میں نشریات جاری ہیں اور کافی اس کی توسیع ہوئی ہے۔آٹھ ممالک میں ایم ٹی اے افریقہ کی شاخیں باقاعدہ کام کر رہی ہیں اور لوکل زبانوں میں سواحیلی، یوروبا، ہاؤسا، چُوئی میں پروگرام تیار کیے جارہے ہیں۔دوران سال ان سٹوڈیوز میں 400 سے زائد پروگرام تیار کیے گئے۔اسی طرح تنزانیہ میں نیا سٹوڈیو تعمیر ہوا۔گھانا میں پہلے تعمیر ہو چکا ہے۔جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر ایم ٹی اے افریقہ پر قادیان سٹوڈیو سے خصوصی لائیو نشریات چلائی گئی تھیں۔جلسہ سالانہ یُوکے مشرقی اور مغربی افریقہ میں گیارہ چینلز کے ذریعہ نشر ہو رہا ہے اور اللہ کے فضل سے کافی ان میں کام ہوا ہے۔

بورکینا فاسو کے شہر بوبوجلاسو میں MTA کا اجراء

بورکینا فاسو کے شہر بوبوجلاسو میں بھی ایم ٹی اے کا اجراء ہوا ہے اور وہاں خطبات کو جُولا زبان میں ترجمہ کر کے نشر کیا گیا ہے۔ایم ٹی اے بوبوجلاسو ڈش کے ساتھ نہیں بلکہ انٹینا کے ساتھ ہے اور سو کلومیٹر کی ریڈئیس (Radius) میں دیکھا جاتا ہے۔بارہ گھنٹے اس کی نشریات چلتی ہیں۔ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔

ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ بیعتیں
عوام وخواص میں نمایاں تبدیلی

مبلغ انچارج کیمرون لکھتے ہیں کہ شمالی کیمرون کے ریجن اڈمَاوَا کے دارالحکومت گوْونڈیرے (Ngaoundere) میں سے ایک شخص نے ہمارے مبلغ ابوبکر صاحب کو فون کیا کہ میرا نام سلیمان احمدو ہے۔مَیں یہاں ایم ٹی اے ڈش کے ذریعہ دیکھتا ہوں۔ایم ٹی اے العربیۃ اس علاقے میں بہت لوگ دیکھتے ہیں۔آپ جب بھی ہمارے شہر آئیں تو مجھے ضرور ملیں۔اس سال جب معلم ابوبکر صاحب اس شہر میں کیبل والوں کو ایم ٹی اے فیس دینے کیلئے گئے تو کیبل آپریٹر اُن کو سلیمان احمدو کے گھر لے گیا جس پر وہ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ میں ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت کے عقائد جان چکا ہوں اور آج بیعت فارم فِل (Fill) کر کے احمدیت میں داخل ہوتا ہوں اور جماعت کو مسجد کیلئے جگہ بھی دی۔سلیمان احمدو صاحب کے والد علاقے کے بہت بڑے عالم ہیں انہوں نے بھی بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔انہوں نے کہا کہ میں خلیفہ وقت کے خطبات عربی اور فرنچ سُن کر فولانی میں ترجمہ کر کے ٹی وی پر نشر کرنا چاہتا ہوں۔خدا تعالیٰ کے فضل سے اب لوکل ٹی وی چینل Canal Maroua کے ذریعہ سے فولانی زبان میں بھی خطبہ کا ترجمہ نشر ہوتا ہے۔خدا کے فضل سے اب شمالی کیمرون کے چھ شہروں میں کیبل کے ذریعہ سے ایم ٹی اے افریقہ اور ایم ٹی اے العربیۃ دیکھے جارہے ہیں اور تین شہروں میں لوکل ٹی وی چینل کے ذریعہ سے خطبات کا فولانی زبان میں ترجمہ نشر ہو رہا ہے۔

شمالی کیمرون کے تیسرے ریجن Extreme North کے کیپٹل مَرُوَہْ میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے افریقہ اور ایم ٹی اے العربیۃ کی نشریات کیبل سسٹم کے ذریعہ سے شروع ہو چکی ہیں۔یہ کہتے ہیں جب ہمارے معلم ابوبکر صاحب وہاں پہنچے اور کیبل آپریٹر سے رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ میں یہاں پر کوئی بھی مذہبی چینل چیف امام اور پیراماؤنٹ چیف کی اجازت کے بغیر نہیں چلا سکتا۔پہلے ہم نے پیراماؤنٹ چیف اور پھر چیف امام کے حکم پر اپنے کیبل سسٹم سے مشہور مسلم چینل Sunna TV اور پیس ٹی وی اور عیسائی چینل Emmanuel Tv ہٹا دیے ہیں کیونکہ وہ ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے تھے اور لڑتے تھے۔کیبل آپریٹر کہنے لگا کہ میں آپ کو پیراماؤنٹ چیف الحاجی ابوبکر صاحب کے پاس لے جاتا ہوں وہاں پر چیف امام اور دوسرے امام بھی موجود ہوں گے آپ ان سے بات کرلیں۔جب پیراماؤنٹ چیف کے پیلس میں پہنچے، محل پہنچے تو وہاں چیف امام اور دوسرے امام بھی موجود تھے۔ان کے ساتھ سوال و جواب ہوتے رہے اور خاتم النبیین کے متعلق بھی کافی بحث ہوئی اور اس کے تسلی بخش جوابات دیے گئے۔ان اماموں سے ایک امام نوح صاحب بولے کہ یہ جو کہہ رہے ہیں بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔میں بھی ایم ٹی اے العربیۃ ڈش کے ذریعہ سے دیکھتا ہوں اور ایم ٹی اے پر ہر وقت آیت خاتم النبیین کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے۔اگر جماعت احمدیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی تو یہ آیت کیوں ایم ٹی اے پر تلاوت کی جاتی ہے۔اس پر سارے امام مطمئن ہو گئے اور یہ ساری کارروائی پیراماؤنٹ چیف کی موجودگی میں ہوئی۔اس مجلس میں اماموں اور چیف کو جماعتی کاغذ دیے گئے جن پر جماعت کی خدمات کی اور میری تصاویر تھیں اس سے وہ بڑے متاثر ہوئے۔پیراماؤنٹ چیف نے ایم ٹی اے افریقہ اور ایم ٹی اے العربیۃ کو کیبل پر نشر کرنے کی اجازت دے دی۔اسکے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیراماؤنٹ چیف اپنی فیملی اور ہزاروں لوگوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔اب مَرُوہ شہر میں کیبل پر ایم ٹی اے افریقہ اور عربیہ کے علاوہ فولانی زبان میں خطبات کا ترجمہ بھی نشر ہوتا ہے۔اللہ کے فضل سے ایم ٹی اے العربیۃ اور افریقہ کے ذریعہ سے افریقہ میں بھی بہت ساری بیعتیں ہو رہی ہیں۔

حضور انور کے خطبات سے نمایاں تبدیلی، بیعتیں

خطبات کے ذریعہ سن کے بھی لوگ کافی بیعتیں کر رہے ہیں اور اللہ کے فضل سے خاص طور پر کیمرون اور فرنچ ملکوں میں اس ذریعہ سے یہاں کافی کام ہو رہا ہے۔

احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ
قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات نمایاں تبدیلی

احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ سے بھی کافی تعداد میں بیعتیں ہو رہی ہیں۔

بینن کے ریجن بوہیکوں سے عارف محمود صاحب لکھتے ہیں کہ بوہیکوں ریجن میں دو ریڈیوز پر ہفتہ وار جماعتی تبلیغی پروگرام ہوتا ہے۔وہاں ایک قریبی گاؤں توئے (Toue) سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے اپنے گاؤں کیلئے ہمیں دعوت دی۔جب ہمارے معلم ان کے گاؤں پہنچے تو پتہ چلا کہ تقریباً تین سال قبل اس گاؤں میں کویت کی مدد سے ایک مسجد تعمیر ہوئی تھی اور فون کرنے والے دوست اس مسجد کے امام ہیں۔جب انہیں تبلیغ شروع کی گئی تو کہنے لگے کہ ہم ریڈیو پر آپ لوگوں کی تبلیغ باقاعدگی سے پہلے ہی سنتے ہیں۔آج تو ہم نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ ہم بیعت کرنا چاہتے ہیں۔وہ امام صاحب سمیت 65 رافراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔

اسی طرح برکینا فاسو اور مختلف جگہوں کی رپورٹیں ہیں جہاں اللہ کے فضل سے ریڈیو اور ٹی وی سن کے لوگ بیعت کر کے شامل ہو رہے ہیں۔

تنزانیہ ایسٹ افریقہ ہے۔مٹوارا ریجن میں احمدیہ ریڈیو 24 گھنٹے ٹیسٹ ٹرانسمیشن جاری ہے۔ایک احمدی دوست عثمان اونگیلے صاحب نے بیان کیا کہ میں نے ایک آدمی کو جب احمدیہ ریڈیو سنتے دیکھا تو اس کو اپنا تعارف کروایا۔اس پر یہ آدمی کہنے لگا کہ میں ہمیشہ یہی ریڈیو سنتا ہوں۔دوسرے لوگ اس کو روکتے ہیں کہ کافروں کا ریڈیو ہے نہ سنا کرو۔میں ان کو یہی جواب دیتا ہوں کہ اس ریڈیو میں نہ گانا بجانا ہے نہ میوزک ہے نہ دوسرا گند ہے۔اس میں تو صرف قرآن، قصیدے اور اسلامی تعلیمات کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔اگر یہ اسلام نہیں تو پھر ہر جگہ کفر ہی کفر ہے۔

دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرام

ایم.ٹی.اے کے علاوہ جو دیگر ٹی وی پروگرام ہیں۔69 ممالک میں ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر جماعت کا جو پیغام ہے وہ پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔اس سال دو ہزار تین سو بائیس ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ دو ہزار تین سو چھپن گھنٹے وقت ملا۔

جماعتی ریڈیوز کے علاوہ مختلف ریڈیوز پر پندرہ ہزار چھ سو چوہتر گھنٹے پر مشتمل سولہ ہزار نوے پروگرام نشر کیے گئے۔ٹی وی اور ریڈیو کے پروگراموں کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق انہتّر کروڑ اکتیس لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا اور اس میں افریقہ وغیرہ کے زیادہ ممالک شامل ہیں۔

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت بھی ہوئی۔مجموعی طور پر چار ہزار سات سو اکاسی اخبارات

کلامُ الامام

”جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

”قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دعا: نورعالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

نے تین ہزار تین سو چھبیس جماعتی مضامین آرٹیکل اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً پینتالیس کروڑ سے زائد ہے۔

نائیجر سے مشنری لکھتے ہیں کہ نائیجر کے مشہور اخبار نائیجر ٹائمز میں میرے خطبہ کا فرنچ زبان میں خلاصہ بعنوان اسلام کے خلیفہ کی آواز سے شائع کرنا شروع کیا گیا ہے۔ اس کا بہت عمدہ رسپانس مل رہا ہے۔ اس اخبار کے ایڈیٹر نے جماعت کو خط لکھا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے خطبہ کا خلاصہ اپنی اخبار میں شائع کرنا ہمارے لئے باعث عزت ہے۔ ہمارے اخبار کا یہ صفحہ بہت سراہا جاتا ہے۔ بہت سے قارئین نے ہمیں بتایا کہ اسلام کے خلیفہ درست اسلامی تعلیمات کی طرف ہماری رہنمائی کر رہے ہیں۔ ہم جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ روشنی پھیلانے کا یہ سفر ہم اکٹھے جاری رکھیں گے۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت اس وقت افریقہ کے بارہ ممالک میں چھتیس ہسپتال اور کلینک ہیں۔ ان ہسپتالوں میں بیالیس مرکزی اور تیرہ مقامی ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ہسپتالوں سے دوران سال پانچ لاکھ دس ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔ بہت سارے مستحقین کا فری علاج کیا گیا۔ بارہ ممالک میں ہمارے چھ سو چوراسی ہائر سیکنڈری سکول اور جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں جس میں انیس مرکزی اساتذہ خدمت کر رہے ہیں۔ اور اس میں بھی غیر معمولی طور پر تبلیغ کا کام بھی ان کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔

فری میڈیکل کیمپس، خون کے عطیات اور آنکھوں کے فری آپریشنز

فری میڈیکل کیمپس بھی جاری ہیں۔ یہ بھی بڑا اچھا کردار ادا کر رہے ہیں۔ خون کے عطیہ کا بھی مختلف ملکوں نے کام شروع کیا ہوا ہے اور اللہ کے فضل سے اس کے بڑے اچھے نیک نتائج نکل رہے ہیں۔ آنکھوں کے فری آپریشنز بھی ہو رہے ہیں۔ کُل چودہ ہزار اکانوے افراد کے آپریشن کیے جا چکے ہیں۔ برکینا فاسو میں آٹھ ہزار ستہتّر، سب سے زیادہ کام یہاں ہو رہا ہے۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس کے ذریعہ سے بھی جو کام ہو رہا ہے اس میں واٹر فار لائف کے ذریعہ ہینڈ پمپ لگائے جا رہے ہیں۔ نلکے لگائے جا رہے ہیں۔ نائیجر کے علاقے، بینن کے علاقے میں بھی، بورکینا فاسو میں، تنزانیہ میں، زیمبیا میں اور کہتے ہیں اب تک کُل دو ہزار پانچ سو پمپ پندرہ ممالک میں لگائے جا چکے ہیں۔ اسکے علاوہ سات سولر واٹر پمپ بھی لگوائے گئے ہیں اور اللہ کے فضل سے تعمیراتی پروجیکٹس بھی اس کے ذریعہ سے جاری ہیں جو وہاں کام کر رہے ہیں۔ مالی میں بھی بڑی خوبصورت مسجد ان کے زیر نگرانی بن رہی ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ

ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سے بھی اللہ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے اور جہاں بھی کہیں بھی طوفان یا ہنگامی حالات ہوتے ہیں یہ لوگ پہنچتے ہیں۔ اس کے علاوہ روٹین کی مدد بھی یہ لوگ کر رہے ہیں۔ اس سال بیس ممالک میں قدرتی آفات اور خانہ جنگی میں ایک لاکھ اکہتّر ہزار دو سو پچاس متاثرین کی مدد کی گئی۔ ان کو ضروری اشیاء طبی معاونت وغیرہ دیے گئے۔ واٹر فار لائف کی سکیم کے تحت صاف پانی کی بانوے نئی انسٹالیشن کی گئیں۔ مجموعی طور پر دو ہزار چھ سو بتیس پمپ لگائے گئے جس سے تین اعشاریہ نو ملین افراد استفادہ کر رہے ہیں۔ نالج فار لائف کے تحت نو (9) سکول تعمیر کیے گئے اور افریقہ میں ان کے اکتیس سکول کام کر رہے ہیں۔ میڈیکل کیمپس وغیرہ بھی یہ لگاتے ہیں۔ اسی طرح یتامیٰ کی کفالت بھی کر رہے ہیں۔

چیریٹی واک

چیریٹی واکس کے ذریعہ سے بھی جو مختلف یورپین ممالک میں مغربی ممالک میں یا ترقی یافتہ ممالک میں ہوتی ہے کافی رقم جو چندہ مختلف جگہوں سے آتا ہے لوگ ڈونیشن کرتے ہیں وہ ان جگہوں پہ خرچ ہو رہا ہے۔

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری کا کام بھی کافی کیا جا رہا ہے خاص طور پہ غریب ممالک میں۔

نومبائعین سے روابط کی بحالی

نومبائعین سے رابطہ اور بحالی کی جو رپورٹ ہے وہ یہ ہے کہ نائیجیریا نے اس سال ستائیس ہزار ایک سو ستائیس نومبائعین سے رابطہ بحال کیا جن سے بڑے عرصے سے رابطہ ٹوٹ گیا تھا۔ مالی نے بائیس ہزار ایک سو انیس۔ سیرالیون نے دس ہزار، سینیگال، کیمرون، آئیوری کوسٹ انہوں نے ہر ایک نے کچھ کچھ ہزار لوگوں سے رابطہ کیا اور یہ اللہ کے فضل سے اس لحاظ سے بھی ان کی نئی نومبائعین سے رابطے کے بعد بھی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔

نومبائعین کیلئے تربیتی کلاسز/ ریفریشر کورسز کا انعقاد

نومبائعین کیلئے تربیتی کورسز کا افتتاح کیا جا رہا ہے۔ تین ہزار سات سو تیس جماعتوں میں ستاسی ہزار آٹھ سو اٹھاون تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ ان میں شامل ہونے والے نومبائعین کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار چار سو سولہ ہے۔ اس کے علاوہ دو ہزار دو سو چودہ اماموں کو ٹریننگ دی گئی۔

بیعتیں

اس سال ہونے والی بیعتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال چھ لاکھ سینتالیس ہزار سے زیادہ بیعتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ 129 ممالک سے تقریباً تین سو اقوام احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ نائیجیر کی اس سال کی بیعتوں کی مجموعی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار۔ اسکے بعد مالی ہے، نائیجریا ہے، افریقن ممالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان آنے والوں کو ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ایمان وایقان میں اضافہ بھی کروائے۔

کانگو میں Pygmese قبائل میں تبلیغ اور بیعتیں

کانگو میں پگمیز (Pygmese) کی ایک قوم ہے جو وہاں کے اصل اور قدیم باشندے کہلائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ دور دراز جنگلوں میں رہتے ہیں۔ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ شکار کر کے گزر بسر کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی تعداد کانگو میں ڈیڑھ لاکھ ہے۔ عام طور پہ ان کو وہاں کے لوگ اپنے سے کم تر ہی سمجھتے ہیں۔ میں نے ان کو کہا تھا کہ ان علاقوں میں جا کر تبلیغ کریں۔ چنانچہ اس سال ان علاقوں سے رابطہ کیا گیا اور وہاں کے دو گاؤں میں جب یہ تبلیغی وفود بھجوائے گئے اور تبلیغ کی گئی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 149 بیعتیں وہاں حاصل ہوئیں۔ اور اب انشاء اللہ باقاعدہ وہاں چھوٹی مسجد بھی بنانے کا خیال ہے۔

بیعتوں کے تعلق میں ایمان افروز واقعات

بیعتوں کے تعلق میں ایمان افروز واقعات۔

انڈیا سے ظہور الحق صاحب لکھتے ہیں تبلیغ کی غرض سے ایک جگہ راجدھانی امپال گئے جہاں ایک دوست تاجر علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مل کر بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہنے لگے میں آپ لوگوں کا بڑی دیر سے انتظار کر رہا تھا۔ انہوں نے دوران گفتگو اپنے بیگ سے دو تین کاغذ نکالے جن پر شرائط بیعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں قرآن اور حدیث کی پیشگوئی تحریر تھی۔ انہوں نے یہ کاغذ خود تیار کر کے اپنے دوستوں میں تقسیم کرنے کیلئے رکھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ مجھے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پتہ چلا تو میں نے 2016ء میں ہی جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا تھا جس پر لوگوں نے مخالفت کرنا شروع کر دی بلکہ ایک دن مخالفین اکٹھے ہو کر مجھے مارنے اور توبہ کرانے کیلئے نکلے لیکن خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس دن شدید زلزلہ آیا۔ جو لوگ مجھے مارنے اور توبہ کرانے کیلئے آنے والے تھے ان لوگوں کا بہت زیادہ نقصان ہوا جسکی وجہ سے یہ مجھ تک پہنچ ہی نہ سکے۔ کہتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ زلزلہ ایک نشان کے طور پر آیا جو کہ حضرت مسیح موعود علیہا لصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان ہے تب سے میں آپ لوگوں کے انتظار میں تھا۔ اسکے بعد موصوف نے اپنے ہاتھ سے بیعت فارم پُر کیا اور جماعت میں شامل ہوئے۔

لائبیریا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی میں ایک گاؤں ہے۔ دراصل قادیان کے نام پر Ghadiyane (گادیان) نام اس گاؤں کا بھی رکھا گیا۔ اس گاؤں میں تبلیغ کیلئے گئے تو گاؤں کے بزرگ Mukhtaro Sonie صاحب نے بتایا کہ ان کے دادا 1970ء کی دہائی میں سیرالیون تعلیم حاصل کرنے کیلئے گئے تھے۔ وہاں انہوں نے احمدی مبلغ سے قرآن کریم پڑھا تھا اور ان کے ذریعہ سے انہیں جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات ملی تھیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ احمدی ہو گئے ہوں۔ لہٰذا جب وہ واپس آئے تو انہوں نے اپنے خاندان اور دیگر لوگوں کے ساتھ جس جگہ رہائش رکھی اسے Ghadiyane کے نام سے نام دیا اور یہ گاؤں اسی نام سے ہر جگہ مشہور ہے۔ اس گاؤں میں پہلے بھی تبلیغ کی گئی تھی لیکن کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ اس گاؤں میں احمدیت کے نفوذ کیلئے خاص مساعی کی گئی اور سرکردہ لوگوں سے ملاقات کیلئے وقت بھی طے کیا گیا۔ ملاقات کے وقت تمام سرکردہ لوگ ایک تقریب کی وجہ سے اکٹھے تھے۔ ان سب کو جماعت احمدیہ کا تعارف، حضرت مسیح موعود علیہا لصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی حقیقت اور آمد کا مقصد بتایا گیا اور بعد میں ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اس پر ان سب نے متفقہ فیصلہ کیا کہ وہ مطمئن ہیں اور جلد ہی وہ گاؤں کے باقی لوگوں کو مطلع کر کے ہمیں پیغام بھجوائیں گے کہ ہم کب وہاں تبلیغی پروگرام منعقد کریں۔ کہتے ہیں 27رمئی 2018ء کے دن ہمیں بلایا گیا وہاں جا کر تمام لوگوں کو تبلیغ کی گئی اور بڑی تفصیل کے ساتھ جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں بتایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 273 افراد نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ تبلیغی پروگرام کے دوران پاس کے تین گاؤں کے امام اور دیگر افراد بھی موجود تھے۔ انہوں نے بھی اپنے اپنے گاؤں آنے کی دعوت دی۔ بعد میں پروگرام بنا کر وہاں جا کر پیغام حق پہنچایا اور ان تین گاؤں کے تمام افراد بھی جماعت میں شامل ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے 27 مئی کے بابرکت دن چار گاؤں حقیقی اسلام کی روشنی سے منور کر دیئے۔

بوسنیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ رافت صاحب کا تعلق سربیا کے شہر نُووی پَزار (Novi Pazar) سے ہے۔ موصوف اپنے والد صاحب سے بعض امور میں ناراضگی کی وجہ سے گھر چھوڑ کر جرمنی جانا چاہتے تھے۔ اس خبر کی اطلاع ملنے پر ان کی خالہ جو کہ ایک مخلص احمدی خاتون ہیں انہوں نے مشورہ دیا کہ تم جرمنی جانے کے بعد سرائیوو چلے جاؤ اور وہاں جماعت احمدیہ کے سینٹر میں کچھ عرصہ قیام کرو اور پھر حالات بہتر ہونے پر گھر واپس آ جانا۔ رافت صاحب کی خالہ کہتی ہیں کہ اس مشورہ کے پیچھے میرا مقصد یہ تھا کہ اس نوجوان کو جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا موقع مل جائے گا۔ بہرحال موصوف کچھ عرصہ کیلئے خاکسار کے پاس بوسنیا آئے۔ مربی صاحب کہتے ہیں جہاں ان کے ذاتی مسائل کے ساتھ ساتھ جماعتی امور کے متعلق بھی گفتگو

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں

(صحیح بخاری، کتاب البیوع)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور انکی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو

(ابن ماجہ، کتاب الادب)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

ہوتی رہی۔ بعض اوقات رات بھر مختلف دینی معاملات پر گفتگو ہوتی۔ دوران گفتگو خلفائے احمدیت کی قبولیت دعا کے واقعات بھی انہیں سنائے گئے۔ ان روح پرور واقعات کا ان پر بہت اثر ہوا۔ چنانچہ چند روز قیام کے دوران بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے اور اپنے گھر واپس چلے گئے ہیں اور اپنے علاقے میں بڑی دلچسپی سے تبلیغ کا کام کر رہے ہیں اور چندے کے نظام میں بھی شامل ہو گئے ہیں۔ اسی طرح اور بہت ساری جگہوں کے واقعات ہیں۔

مثلاً قزاخستان میں آرمینیا سے تعلق رکھنے والے ایک دوست بَدَایَان اِڈوَرڈ (Badayan Edward) رشیا میں مقیم ہیں۔ انہوں نے 2008ء میں اسلام قبول کر لیا تھا اور اسلام کے بارے میں کافی مطالعہ بھی کیا۔ نماز روزے کی پابندی بھی کرتے تھے۔ اس وجہ سے مقامی طور پر بعض مشکلات کا بھی شکار رہے۔ کچھ عرصہ قبل پہلی دفعہ لندن آئے۔ نماز کا وقت ہوا تو مسجد کی تلاش کیلئے نکل گئے۔ کہتے ہیں کہ میں تقریباً ایک گھنٹہ سڑکوں پر پیدل چلتا رہا لیکن کوئی مسجد نہیں ملی۔ بالآخر انہیں سبز گنبد نظر آیا اور یہ مسجد فضل تھی۔ سیکیورٹی پر موجود خدام نے ایک رشین احمدی نُورم صاحب کے ساتھ ان کا رابطہ کروایا۔ انہوں نے مسجد فضل میں نماز ادا کی۔ پھر انہیں جماعت کا تعارف کروایا۔ جماعت کے عقائد اور حالات کا علم ہونے کے بعد انہیں یقین ہو گیا کہ لندن میں اس طرح نماز کیلئے اتنی دیر تک گھومتے رہنا اور آخر کار جماعت احمدیہ ہی کی مسجد کا ملنا اور جماعت سے اس طرح تعارف ہونا کوئی اتفاق نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اسکے بعد جماعت کے ساتھ رابطہ میں رہے اور چند ماہ کے بعد گزشتہ سال اکتوبر میں بیعت کرنے کی توفیق پائی۔

اس طرح اور بہت سارے واقعات رشیا کے بھی اور دوسری جگہوں کے بھی ہیں۔ کانگو برازاویل کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک ایف اے کا طالبعلم ہمارے ٹی وی پروگرام باقاعدگی سے دیکھتا تھا۔ اس نے بتایا کہ ایک دن میں اپنے قریبی مسجد کے امام سے ملنے گیا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ امام نے مجھے قرآن کریم پڑھانا شروع کر دیا اور دو ماہ کے بعد کہنے لگا کہ تم نئے مسلمان ہوئے ہو جتنا میں نے تمہیں پڑھا دیا ہے اتنا ہی کافی ہے۔ مجھے پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ لیکن امام نے مزید پڑھانے سے انکار کر دیا۔ ایک دن وہ جمعہ کے وقت جماعت احمدیہ کے مشن کے سامنے سے گزر رہا تھا تو اس نے سوچا کہ آج جمعہ یہیں پڑھ لیتا ہوں۔ چنانچہ جمعہ کے بعد اس نے خواہش کا اظہار کیا کہ میں قرآن کریم پڑھنا چاہتا ہوں۔ اس پر اسے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا گیا اور باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم پڑھ رہا ہے۔ اس پر وہ خوش ہوا اور بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔ اس طرح کے چھوٹے چھوٹے بہت سارے واقعات ہیں۔

خوابوں کے ذریعہ سے قبول احمدیت

خوابوں کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ رہنمائی کرتا ہے لوگ بیعتیں کر رہے ہیں۔ بینن سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ کوتونو شہر کے قریبی علاقہ ہوِیدُ وپوُسِجَا (Houedo Kpossidja) سے ایک عیسائی دوست جنکا تعلق عیسائیت کے فرقہ Celeste سے ہے وہ ہماری مسجد میں آئے اور اسلام کے متعلق بعض سوالات کیے۔ انہیں اسلامی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے حوالے سے سمجھایا گیا تو کہنے لگے کہ مَیں جماعت احمدیہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ دراصل اللہ تعالیٰ نے خود میری رہنمائی کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ چند دن قبل میں نے خواب میں دو بزرگوں کو دیکھا تھا ان میں سے ایک بزرگ نے مجھے اشارہ کر کے کہا کہ جس مذہب پر تم قائم ہو وہ ہدایت کا راستہ نہیں ہے اور دوسرے بزرگ خواب میں مستقل اللہ اکبر اللہ اکبر کا ورد کر رہے تھے۔ اس لیے خواب کے بعد مجھے یہ اشارہ مل گیا کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ اسکے بعد انہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور میری تصاویر دکھائیں تو بڑی حیرت کے ساتھ کہنے لگے کہ یہی دونوں تھے جنہوں نے خواب میں میری رہنمائی کی تھی۔ چنانچہ یہ اپنے سارے خاندان سمیت عیسائی مذہب چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو گئے اور اپنے گھر کے ساتھ تعمیر کردہ چھوٹے سے چرچ کو مسجد میں تبدیل کر دیا جہاں اب باقاعدگی سے نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔

انڈیا سے ایک مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست شیخ محمد جانب صاحب سے جوہسٹری کے ایم۔ اے آنرز ہیں تبلیغی رابطہ ہوا۔ دوران گفتگو ان کی نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر پڑی تو کہنے لگے یہ کون شخص ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ یہی وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں جن کا یہ اُمّت مسلمہ انتظار کر رہی تھی۔ اس پر کہنے لگے کہ میں نے ان کو خواب میں دیکھا تھا اور خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اب راہ نجات اسی وجود سے وابستہ ہے۔ چنانچہ اس کے بعد فوراً وہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

کیرالہ کے سیکرٹری دعوۃ الی اللہ لکھتے ہیں کہ ایک دوست بنشاد صاحب نے جماعت کے متعلق ایک ڈاکومنٹری دیکھی اسکے بعد جمعہ ادا کرنے کیلئے احمدیہ مسجد میں گئے جہاں انہوں نے میرا خطبہ بھی سنا۔ کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ چند دوستوں کے ساتھ صراط مستقیم کی تلاش میں نکلے ہیں اور ایک جگہ بڑا ہجوم نظر آ رہا ہے۔ دوستوں کو چھوڑ کر ہجوم کی طرف چلے گئے جہاں ایک شخص صفیں درست کر رہا ہے۔ اس کے بعد مجھے دیکھا کہ امامت مَیں نے کروائی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر آپ مجھے آسمان کی طرف لے گئے جس سے مجھے بے انتہا لذت محسوس ہوئی۔ چنانچہ اس خواب کے بعد انہوں نے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔ اس طرح اور بھی بہت سارے واقعات ہیں مختلف ملکوں کے۔

احمدیوں کا نمونہ دیکھ کر بیعتیں اور غیروں کے رویّہ میں تبدیلی

احمدیوں کا نمونہ دیکھ کر بھی بیعتیں ہوتی ہیں۔ جو خطبوں میں اکثر میں کہا کرتا ہوں کہ اپنے نمونے قائم کریں۔ ہنڈورس کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک تبلیغی سفر کے دوران ایک دوست میکس (Mr Max) کے ساتھ رابطہ ہوا جو ایک ٹانگ سے معذور تھے۔ انہوں نے سوال پوچھا کہ اگر خدا ایک ہے تو بہت سارے مذہب اور ان میں اختلاف کیوں ہے؟ اس پر جب انہیں جواب دیا گیا تو موصوف رات کو اپنے دوست کو لے کر ہماری رہائشگاہ پر ملنے کے لیے آئے۔ ان کے دوست نے اس ملاقات میں نہایت بدتمیزی کی اور اٹھ کر چلا گیا۔ مگر موصوف خود بیٹھے رہے اور اسلام کے متعلق گفتگو سنتے رہے۔ اگلے دن انہوں نے بیعت کر لی۔ ان سے بیعت کرنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ جب میرے دوست نے بدتمیزی کی تھی تو آپ لوگوں نے بالکل بھی سخت جواب نہیں دیا تھا اور اس کی بات سنتے رہے۔ میں اس وجہ سے بہت متاثر ہوا ہوں اور دوسرا مجھے مذہب کے آپس میں اختلاف کی وجہ کا اب پتہ چل گیا ہے۔ اس لیے میں نے بیعت کر لی ہے۔

اسی طرح امیر صاحب نائیجیریا لکھتے ہیں کہ جماعت کے ایک ممبر بشیر اَکیلاَپا صاحب (Bashir Akilapa) کا بیٹا بیمار تھا اور احمدیہ ہسپتال میں داخل تھا۔ ایک اور مریض سراجو (Suraju) صاحب جو پہلے مسلمان تھے لیکن اب عیسائی ہو چکے ہیں وہ بھی اسی وارڈ میں داخل تھے۔ ان کی دیکھ بھال ان کے ایک غیر احمدی مسلمان دوست حکیم صاحب کر رہے تھے۔ غیر احمدی دوست حکیم صاحب نے دیکھا کہ بشیر اکیلاپا صاحب ہر روز رات کو تین بجے کہیں چلے جاتے ہیں اور پھر صبح چھ بجے آتے ہیں۔ پوچھنے پر بشیر صاحب نے بتایا کہ وہ روزانہ تہجد ادا کرتے ہیں۔ اس پر غیر احمدی دوست بہت متاثر ہوا۔ انہوں نے بھی بشیر صاحب کے ساتھ تہجد ادا کرنی شروع کر دی۔ چند دن بعد ان کا عیسائی دوست ٹھیک ہو گیا۔ اسکے بعد حکیم صاحب اور ان کے عیسائی دوست نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔ کہنے لگے کہ ہم احمدیوں کے رویّے سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ یہ حقیقی اسلام پر عمل کرنے والے ہیں۔

کاٹھمنڈو سے تعلق رکھنے والے ایک دوست کو مشن ہاؤس میں مدعو کیا گیا۔ انہیں پہلے اسلام کے بارے میں معلومات بالکل نہیں تھیں۔ ان کو اسلامی اصول کی فلاسفی اور جو میرے مختلف لیکچر ورلڈ کرائسس (World Crisis) پہ ہیں وہ دیئے۔ انہوں نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ اسلام کے بارے میں جاننے کیلئے چند غیر احمدی مسلمانوں کے پاس گیا تھا مگر ان کے کردار کی وجہ سے میرے دل میں مسلمانوں کے خلاف شدید نفرت پیدا ہو گئی تھی۔ لیکن آج احمدیوں سے ملاقات اور گفتگو کے بعد مجھے جتنی زیادہ نفرت تھی اس سے کئی گنا زیادہ اسلام سے محبت ہو گئی ہے۔ جماعت احمدیہ حقیقی اسلام کا چہرہ پیش کر رہی ہے۔ اسکے بعد یہ مسلسل جماعت سے رابطہ میں ہیں اور اسلام اور احمدیت کے متعلق بہت زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں اور کئی کتب کا مطالعہ بھی کر چکے ہیں۔

مخالفین کے پراپیگنڈہ کے نتیجہ میں بیعتیں

مخالفین کے پراپیگنڈہ کے نتیجہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں ہوتی ہیں۔ خود ہماری تبلیغ کا کردار ادا کر رہے ہیں، مددگار بن رہے ہیں۔

بینن میں ’لوکوسا‘ ریجن کے معلم لکھتے ہیں کہ خاکسار کے زیر تبلیغ ایک گاؤں تھا۔ انہیں تبلیغ کر رہے تھے لیکن وہاں سے کوئی پھل نہیں مل رہا تھا۔ چنانچہ کچھ عرصہ قبل جب میں اس گاؤں میں گیا تو گاؤں کا چیف کہنے لگا کہ میں اور میرے کچھ ساتھی جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ پوچھنے پر گاؤں کے چیف نے بتایا کہ آج غیر احمدی مسجد کا امام یہاں آیا تھا اور اس نے ہم سے کہا تھا کہ ہم احمدیوں کی بات نہ سنیں کیونکہ احمدی لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں اور ان پر جادو کر دیتے ہیں۔ اس پر میں نے مولوی صاحب کو یہ جواب دیا کہ جماعت احمدیہ کا معلم ہمارے پاس دو ماہ سے آ رہا ہے اور آج تک اس نے کسی مذہب یا کسی مسلمان فرقے کے متعلق کوئی نفرت والی بات نہیں کی اور نہ ہی ہمیں کبھی یہ کہا ہے کہ فلاں کی بات نہ سننا یا فلاں کافر ہے بلکہ وہ ہمیشہ امن کی تعلیم دیتا ہے۔ تمہاری باتوں سے ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ جو سچا ہوتا ہے اس کو کسی کا خوف نہیں ہوتا اس لیے وہ

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFZAL SYED

Cell: +91-7207059581
+91-9100415876

MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

کسی کے بارے میں جھوٹی باتیں نہیں کرتا۔ چنانچہ چیف نے اور اسکے ساتھ گاؤں کے دیگر 35رافراد نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی۔

امیر صاحب گھانا لکھتے ہیں کہ ٹیما (Tema) کے علاقے میں ایک غیر احمدی سُنّی امام احمدیت کی بہت مخالفت کرتے ہیں اور ان کا سارے علاقہ میں اثر و رسوخ ہے۔ گاؤں گاؤں جا کر لوگوں کو احمدیت میں شامل ہونے سے روکتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کر رکھا ہے کہ میرے مرنے کے بعد ہی احمدیت میرے علاقے میں آ سکے گی۔ جب تک میں زندہ ہوں یہ ممکن نہیں ہونے دوں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا کرنا ہوا کہ ان کا اپنا بیٹا جس نے سینئر ہائی سکول کی تعلیم مکمل کرلی ہے اس نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ جو کہتا تھا کہ میری زندگی میں یہاں احمدیت نہیں آئے گی اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی میں اس کے گھر میں احمدیت کا پودا لگا لیا۔

نشان دیکھ کر بیعتیں

بعض بیعتیں نشان دیکھ کر بھی ہوئیں۔ ویسٹ بنک فلسطین کے عبدالقادر صاحب کہتے ہیں کہ زیر تبلیغ دوست کے گھر میں بعض ایسے تکلیف دہ مسائل تھے جن کا حل ناممکنات میں سے تھا۔ انہوں نے دعا کے لیے خط بھی مجھے لکھے اور تفصیل کے ساتھ لکھا اور مسائل بیان کیے۔ کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ یہ دعا کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حیران کن طور پر میرے تمام مسائل حل فرما دیئے ہیں اور مجھے ایسا شرح صدر اور اطمینان قلب عطا فرمایا ہے کہ اب میں بڑے شوق اور دلچسپی کے ساتھ احمدیت کا مطالعہ کرتا ہوں اور باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھتا ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد جماعت میں شامل ہو گئے اور بیعت کرنے کے بعد کہنے لگے کہ میری عمر اس وقت چھیاسٹھ سال ہے اور اس عمر میں عقیدہ تبدیل کرنا اتنا آسان نہیں ہے مگر احمدیت نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں اپنے سابقہ عقائد کلیۃً ترک کر دوں۔

قبولِ احمدیت کے بعد نومبائعین میں غیر معمولی تبدیلی

احمدیت قبول کرنے کے بعد نومبائعین میں غیر معمولی تبدیلی بھی پیدا ہوتی ہے۔ بینن کے ایک نومبائع عتیق احمد صاحب بتاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے بعد وہ اپنے اندر بہت زیادہ تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ پہلے تو وہ صرف نام کے مسلمان تھے۔ شراب پیتے تھے۔ نمازیں ادا نہیں کرتے تھے۔ اور بھی کئی برائیاں ان میں موجود تھیں۔ لیکن جب سے وہ اسلام احمدیت میں شامل ہوئے ہیں خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تمام فضولیات اُن سے دور کر دی ہیں اور اب وہ باقاعدہ نمازی بن گئے ہیں۔

برکینا فاسو کے ایک معلم لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں یاڈے (Yade) کی جماعت کے نومبائع ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ساٹھ سال کا ہوں آپ لوگوں سے قرآن کریم سیکھ رہا ہوں۔ مُلّاں ہمارے گاؤں میں آتے ہیں تبلیغ کرتے ہیں اور زکوۃ اور چندہ وغیرہ لے کر چلے جاتے تھے پھر پورا سال ان کا منہ نہیں دیکھتے تھے۔ مولویوں کی یہ حالت دیکھ کر میں ایک دن اپنے باپ کی قبر پر جا کر بہت رویا اور اپنے باپ سے کہا کہ آپ مسلمان تھے لیکن حقیقی اسلام سے محروم رہے اور ہمیں بھی محروم رکھا۔ آج آپ کے بچے حقیقی مسلمان ہیں۔ میں ساٹھ سال کی عمر میں قرآن سیکھ رہا ہوں۔ میں نے نماز سیکھ لی ہے۔ وضو کا طریقہ بھی آتا ہے۔ اللہ مجھے اور میری اولاد کو احمدی ہونے کی حالت میں ہی موت دے۔

بوسنیا سے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست فرید صاحب کمیونزم سے بہت متاثر تھے۔ طرح طرح کی معاشرتی برائیاں ان میں سرایت کر گئی تھیں۔ ان میں ایک برائی شراب نوشی کی بھی تھی۔ انکا جماعت کے ساتھ رابطہ ایک مقامی احمدی نوجوان ایلویڈین صاحب کے ذریعہ سے ہوا۔ موصوف کا جماعت کے ساتھ رابطہ تو مستقل رہا لیکن جماعت کی تعلیم کے بارے میں یا عقائد کے بارے میں کسی قسم کی گفتگو کرنے سے اعراض کرتے تھے اور کئی سالوں تک اسی طرح رابطے میں رہے۔ دوران سال ایک دن مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی چندہ کے نظام میں بھی شامل ہو گئے۔ فرید صاحب بیعت کرنے کے بعد نہ صرف جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتے ہیں بلکہ تبلیغ کے میدان میں بھی بہت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ بیعت کرنے کے بعد موصوف کے اندر بہت بڑی تبدیلی آئی ہے۔ شراب نوشی جیسی عادت جس میں لمبے عرصہ سے مبتلا تھے وہ بھی ترک کر دی۔

نومبائعین کو احمدیت چھوڑنے کی دھمکیاں اور نومبائعین کی ثابت قدمی

مخالفین احمدیت کی طرف سے جماعت چھوڑنے کی دھمکیاں بھی ملتی ہیں۔ بنگلہ دیش سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں مخالفین چار احمدیوں کو پکڑ کر لے گئے۔ ایک احمدی دوست کے گھر ان کو پکڑنے گئے تو اس گھر میں ان کی والدہ اور بہنیں تھیں۔ والدہ نے کہا کہ میرا بیٹا کس جماعت میں جاتا ہے اس کا فیصلہ کرنے والے تم لوگ کون ہو؟ ہم احمدیت نہیں چھوڑیں گے۔ تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ۔ جاتے وقت مولوی نے کہا کہ ہم دیکھ لیں گے کہ تم اپنی بیٹیوں کو کہاں بیاہتی ہو۔ اس پر بیٹیوں نے اندر سے جواب دیا کہ ہماری شادیاں نہ ہوئیں تو ہم ساری زندگی ایسے ہی گزار دیں گی لیکن احمدیت نہیں چھوڑیں گی۔ مضبوطی ایمان کے واقعات ہیں۔ اسی طرح کے بہت سارے واقعات ہیں جو انشاء اللہ آئندہ کسی وقت بیان کرتا رہوں گا۔

نشان دیکھ کر نومبائعین کے ایمان میں مضبوطی

نشان دیکھ کر نومبائعین کے ایمان میں مضبوطی بھی پیدا ہوتی ہے۔ آئیوری کوسٹ سے تعلق رکھنے والے ایک دوست کاراموگو (Karamogo) صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے اسی سال اپریل 2018ء میں احمدیت قبول کی۔ احمدیت قبول کرنے کے باوجود مخالفین کی باتوں کا کچھ اثر تھا اور دل میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے تھے۔ چنانچہ میں نے دعا کی تو خواب میں آسمان پر بہت سارے ستاروں کو چمکتے ہوئے دیکھا اور ان ستاروں نے عربی حروف ’ع ش ش‘ کی شکل اختیار کر لی۔ یہ منظر دیکھ کر خواب میں ہی میں نے اللہ اکبر کہا۔ مجھے ان عربی حروف کی سمجھ تو نہیں آئی لیکن جب آنکھ کھلی تو میرا دل مطمئن تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احمدیت کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

کانگو سے صوبہ باندوندو کی جماعت کے ایک نوجوان ہیں ان کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں میں پہلے عیسائی تھا اور کئی مرتبہ بورڈ کے امتحان میں فیل ہو چکا تھا۔ جب میں جماعت میں داخل ہوا تو بار بار دعا کرنے کی تلقین سنی۔ اس پر میں نے دعا کی کہ اے اللہ اگر یہ جماعت سچی ہے تو اس دفعہ مجھے امتحان میں کامیابی مل جائے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس علاقے سے اس مرتبہ 55 طلباء نے بورڈ کا امتحان دیا جن میں سے 54 فیل ہو گئے اور صرف میں واحد تھا جو پاس ہوا اور احمدی تو پہلے ہی تھا لیکن اس کے بعد میرا ایمان اور مضبوط ہو گیا۔

مخالفین کا بدانجام

مخالفین کا بدانجام اسکے بھی نظارے ہم دیکھتے ہیں۔ دیناج پور بنگال سے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ’’بانی ہری‘‘ میں عبدالرحیم نامی ایک شخص نے جس نے عارضی معلم کے طور پر بھی کام کیا تھا جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اس سے ملاقات ہوئی تو اسے مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ اس پر وہ جماعت کے خلاف نہایت غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے گندی گالیاں دینے لگ گیا اور کہنے لگا کہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ جان سے مار دے گا۔ کچھ ہی عرصہ بعد پتہ چلا کہ اس کو فالج کا حملہ ہوا ہے اور بول بھی نہیں سکتا اور اپاہج بن کر بستر پر پڑا ہوا ہے۔

اس طرح کے بہت سارے لوگوں کے واقعات ہیں جنہوں نے مخالفت کی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیں اور اس دریدہ دہنی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی پکڑ بھی کی۔ اور ضروری نہیں کہ ہر ایک پکڑا جائے۔ بعضوں کو چھوٹ بھی ملتی ہے اور اس لیے تا کہ وہ جو جماعت کی ترقی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کی بلندی ہے اس کے نظارے بھی کرتے رہیں۔

قبولیت دعا، نصرت الٰہی، حفاظت الٰہی کے واقعات

نصرت الٰہی، حفاظت الٰہی کے واقعات۔ بینن سے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ہم ایک گاؤں میں تبلیغ کیلئے گئے۔ یہ مقامی مبلغ ہیں۔ جب تبلیغ شروع کی تو اچانک تیز موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ اس پر لوگ اٹھ کر جانے لگے تو ہم نے کہا کہ آپ لوگ بیٹھ جائیں ہم مسیح محمدی کا پیغام لے کر آئے ہیں اس لیے بارش ہمارے پیغام کے درمیان روک نہیں بن سکتی۔ اس پر لوگ بیٹھ گئے اور ہم نے دعا کی۔ دعا کے تقریباً دو منٹ بعد ہی بارش رک گئی اور قریباً دو گھنٹے تک تبلیغ اور سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ اس دن بہتّر افراد نے احمدیت قبول کی۔ اس کے بعد جب ہم واپسی کے لیے روانہ ہوئے تو تیز موسلا دھار بارش شروع ہو گئی جو تقریباً تین گھنٹے تک مسلسل ہوتی رہی۔

اسی طرح انڈیا سے اور جگہوں سے بہت سارے واقعات ہیں۔ ہونڈورس کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہونڈورس میں رہنے والے ایک مقامی احمدی ’پرسی موریو‘ مختلف مسائل کا شکار تھے۔ ان کے حالات کو دیکھتے ہوئے انہیں کہا کہ اپنی پریشانی کے حوالے سے مجھے بھی دعا کے لیے لکھیں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے دعا کیلئے لکھا۔ اور اپنے مسائل کا ذکر کیا اور اسکے بعد کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے مسائل خود بخود حل ہونا شروع ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ پہلے مجھے ایسے لگتا تھا کہ مجھ میں کچھ کرنے کی اور آگے چلنے کی ہمت ہی نہیں رہی۔ کہتے ہیں لیکن خط لکھنے کے بعد اور دعا کے بعد ایک غیبی طریق سے کہتے ہیں آگے چلنے کی ہمت مجھے ملی اور دل کو

’’خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں
وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے، ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے
ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو، اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں وہ خالص تقویٰ کو چاہتا ہے جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 31، مطبوعہ 2018 قادیان)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

اطمینان ہوا اور ایک نیا سہارا ملا۔ اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔

جلسہ سالانہ کی برکات

جلسہ سالانہ کی برکات بھی کیا ہوتی ہیں۔ زکریا صاحب لائبیریا سے لکھتے ہیں کہ لائبیریا میں ایک لمبا عرصہ خانہ جنگی کی وجہ سے بہت سارے خاندان ایک دوسرے سے بچھڑ گئے تھے اور کئی سال گزرنے کے باوجود ابھی تک ایسے خاندان ہیں جنکا آپس میں رابطہ نہیں ہوسکا۔ عثمان شریف صاحب نے 2016ء میں احمدیت قبول کی۔ ان کا آبائی گاؤں سیرالیون کے بارڈر پر واقع کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی میں ہے لیکن جنگ میں نقل مکانی کی وجہ سے یہ چھ سو کلومیٹر دور نمبا کاؤنٹی میں سیٹل (Settle) ہوگئے۔ وہاں رہنے لگ گئے۔ خانہ جنگی کے دوران وہ اپنی والدہ بیوی اور چار بچوں سے بچھڑ گئے۔ اس عرصہ کے دوران ان کے بیوی بچوں کو اطلاع ملی کہ عثمان شریف صاحب فوت ہوچکے ہیں جس پر انہوں نے رو دھو کر صبر کرلیا۔ اس سال عثمان صاحب کو جلسہ سالانہ لائبیریا میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ جلسہ میں ان کی بیوی بھی شامل تھیں۔ چنانچہ جلسہ کے موقع پر عثمان صاحب کی بیوی کی نظر اچانک عثمان صاحب پر پڑی۔ ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی گویا ایک مردہ انسان اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی ہیں۔ پہلے تو ان کو یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ عثمان شریف ہیں۔ بہرحال جب انہیں یقین ہوا کہ وہ واقعی عثمان صاحب ہیں تو وہاں جذباتی منظر تھا۔ سب خدا کی حمد و شکر کر رہے تھے کہ احمدیت نے ان کو دوبارہ ملا دیا۔ عثمان صاحب کو بتایا گیا کہ آپ کی جدائی کا آپ کی والدہ کو بہت صدمہ تھا اور وہ اس وقت بیمار ہیں۔ چنانچہ جلسہ کے بعد عثمان صاحب نے اپنی والدہ سے فون پر بات کی تو والدہ نے پہلی بات یہی پوچھی کہ کیا تم نے احمدیت قبول کرلی۔ جب انہوں نے بتایا کہ الحمدللہ میں احمدی ہوں تو بڑی خوشی کا اظہار کیا اور کہنے لگیں کہ اب میں الحمدللہ ٹھیک ہوں اور مجھے کوئی بیماری نہیں ہے۔

اسی طرح کے اور کافی واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نشانات پہ نشانات دکھا رہا ہے اور جو عقل کے اندھے ہیں ان کو یہ نشانات نظر نہیں آرہے اور نہ جماعت کی ترقی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحیح معنوں میں اپنے ایمان میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یقین پیدا کرے اور اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہم زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے والے ہوں۔ آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 8، 15، 22؍مارچ 2019)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

وصایا

منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9729: مَیں عزیز احمد ولد مکرم بشیر الشّمس صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سی.جی.بی. لانڈرا (چندیگڑھ) مستقل پتا: حلقہ دار السلام، قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19؍اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: دبیر احمد شمس | العبد: عزیز احمد | گواہ: طاہر احمد شمیم

مسل نمبر 9730: مَیں مشاہد احمد ولد مکرم شبیع الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلرنگ عمر 35 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سیکٹر 45-A (چنڈی گڑھ) مستقل پتا: محلہ سالوزی (کواٹر نمبر 109) مشن اسکول ضلع شاہ جہان پور صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12؍اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: دبیر احمد شمس | العبد: مشاہد احمد | گواہ: طاہر احمد شمیم

مسل نمبر 9731: مَیں سائرہ پروین زوجہ مکرم نصر السلام صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ عمر 68 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: حلقہ محمود ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: احمدیہ منزل ہاؤس نمبر 24 شملہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15؍دسمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/5000 روپئے بذمہ خاوند (خاوند کی وفات ہوگئی ہے)، مکان بمقام حلقہ محمود (قادیان) 7.7 مرلہ پر، ایک مکان بمقام بنارس 555.16 sqft، ایک مکان بمقام شملہ 180 گز (مندرجہ بالا دونوں مکان میں 1/8 حصہ)، زیور طلائی 17 تولہ 22 کیریٹ (2 ہار، 5 جوڑی بالیاں، 4 انگوٹھیاں، 1 چین ولاکٹ) میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/26,347 روپے اور خاوند کی پنشن -/17,542 (کل -/43,889) روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سہیل احمد سوز | الامۃ: سائرہ پروین | گواہ: محمد انور احمد

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

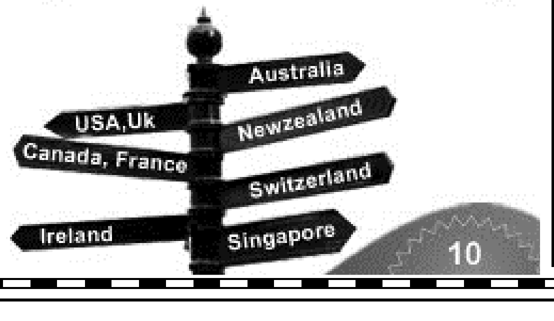

Study Abroad
10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14رفروری 2019ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆عزیزہ رِدا سعود بنت مکرم سعود بشیر صاحب (پٹنی، یو.کے)

10رفروری 2019ء کو 6ماہ کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بچی وقف نو کی تحریک میں شامل تھی۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ ڈاکٹر ساجدہ قیوم صاحبہ بنت مکرم پیر ہارون الرشید صاحب (سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

23رنومبر 2018ء کو لاہور میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد کا تعلق حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تھا۔ آپ مکرم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب شہید (سابق امیر ضلع نواب شاہ) کی بہو تھیں۔ مرحومہ کو چند سال فضل عمر ہسپتال میں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کے شوہر مکرم عبد القیوم جدران صاحب جب بطور ٹیچر سیرالیون میں متعین تھے تو اس موقع پر آپ کو بھی وہاں بطور ڈاکٹر تقریباً پانچ سال خدمت کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت ہمدرد، خدمت کے جذبہ سے سرشار ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ انہیں جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں اور والدہ کے علاوہ چار بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم پیر بشارت احمد صاحب (صدر جماعت نیوہیم ونائب افسر جلسہ سالانہ یو.کے) کی ہمشیرہ تھیں۔

(2) مکرم نور حسین ابڑو صاحب ابن مکرم مولوی محمد انور ابڑو صاحب (انور آباد، ضلع لاڑکانہ)

4رفروری 2019ء کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد مکرم مولوی محمد انور ابڑو صاحب اپنے علاقہ کے نامور عالم تھے۔ آپ کا خاندان جماعت کی خدمت کی وجہ سے پورے علاقہ میں مشہور ہے۔ مرحوم پرائمری ٹیچر اور پھر مڈل اسکول کے ٹیچر کے طور پر ملازمت کرتے رہے۔ بہت سخی، مہمان نواز، غریب پرور ایک نیک اور باوفا انسان تھے۔ آپ لوگوں کے مسائل حل کروانے میں ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ تبلیغی رابطوں کے علاوہ آپ کے شاگردوں کا حلقہ بھی بہت وسیع تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم نعیم احمد ابڑو صاحب (امیر ضلع لاڑکانہ) کے والد تھے۔

(3) مکرمہ زکیہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم رشید احمد باجوہ صاحب (جرمنی)

22راکتوبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری فضل داد صاحب (آف کھیوہ، چک جھمرہ) کی پوتی تھیں۔ آپ کے والد مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب کو شدھی تحریک کے دوران حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، دیگر مالی تحریکات میں حصہ لینے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ 34 سال کی عمر میں بیوہ ہوگئیں تھیں لیکن اس سارے عرصہ کو آپ نے بڑے صبر، حوصلہ اور ہمت کے ساتھ گزارا اور اپنے سات بچوں کی بھی بہترین رنگ میں پرورش اور تربیت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک نواسے مکرم ساحل منیر احمد صاحب (مربی سلسلہ) آجکل لیورپول (یو.کے) میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ جبکہ ایک اور نواسے مکرم صہیب ناصر صاحب (جامعہ احمدیہ جرمنی) میں زیر تعلیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29رمئی 2017ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ شمامہ ماہم (واقفہ نو) کا ہے، جو مسعود احمد صاحب مرحوم (نوٹنگھم) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم مرزا عثمان بن فاروق کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہن کے ولی ان کے بھائی شعیب احمد صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح خولہ توقیر صاحبہ کا ہے جو ڈاکٹر توقیر احمد صاحب (امریکہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح وسیم رضا اظہر کے ساتھ بیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو ملک محمود اظہر صاحب (یو.کے) کے بیٹے ہیں۔

حضور انور نے اس دوسرے نکاح کے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور پھر دونوں نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن)
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17رمئی 2019)

کلامُ الامام

”اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔“
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کرلیا۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر
دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 5رمئی 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

کلامُ الامام

”تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

”اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار دوست نیز مرحومین کرام

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویئرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

کلامُ الامام

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادراہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail:khalid@alladinbuilders.com

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination

for royal weddings & celebrations.

 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq

Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE

100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE

NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir

Needs Education Kashmir

An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2016)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT

Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا: بصیر احمد جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (ضلع محبوب نگر) صوبہ تلنگانہ

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

طالب دعا: شیخ سلطان احمد ایسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176

Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.

➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

IRS

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

New Lords Shoe Co.
Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی وافراد خاندان جماعت احمدیہ حیدرآباد

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا: اقبال احمد ضمیر فلک نما، حیدرآباد (صوبہ تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com

KONARK Nursery
Hyderabad

Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ملکی رپورٹیں

ہندوستان کی مختلف جماعتوں میں جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد

☆ دھولپور (صوبہ راجستھان) کی درج ذیل جماعتوں میں مورخہ 23 مارچ 2019 کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ جماعت احمدیہ بیرونده میں بعد نماز عصر جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم عزیز حسین خان صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم عارف خان صاحب قائد ضلع دھولپور اور مکرم مولوی محمد مبارک صاحب معلم سلسلہ بیرونده نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کریم پور، جماعت احمدیہ پپرون، جماعت احمدیہ مڈھا اور کیتھری میں بھی جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔

(شیخ عطاء العزیز، مبلغ انچارج دھولپور)

☆ جماعت احمدیہ مینڈھر (صوبہ جموں وکشمیر) میں مورخہ 23 مارچ 2019 کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ منکوٹ کے احباب بھی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(وحید احمد، مبلغ مینڈھر)

☆ جماعت احمدیہ رائچور (صوبہ کرناٹک) کی تمام جماعتوں میں مورخہ 23 مارچ 2019 کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ اس روز نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوا۔ بعض جماعتوں میں وقار عمل بھی کیا گیا۔ بعد نماز مغرب جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔

(شیخ بشارت احمد، مبلغ انچارج رائچور)

☆ جماعت احمدیہ لوہا خان اجمیر (صوبہ راجستھان) میں مورخہ 24 مارچ 2019 کو مکرم سریش کاٹھات صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید شکیل احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم سید مدثر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے ''شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق، مبلغ سلسلہ لوہا خان اجمیر)

جماعت احمدیہ کا کنور بلاری میں تربیتی اجلاس

مورخہ 17 مارچ 2019 کو جماعت احمدیہ کا کنور، بلاری (صوبہ کرناٹک) میں مکرم جی. امین صاحب صدر جماعت احمدیہ کا کنور کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے ''نماز کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ اطفال کی ایک ٹیم نے نہایت خوش الحانی سے ایک ترانہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ایم اقبال احمد، معلم سلسلہ کا کنور)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ورنگل 2019

مورخہ 16 اپریل 2019 کو لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ورنگل (صوبہ تلنگانہ) نے پالاکرتی میں اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ افتتاحی اجلاس صبح گیارہ بجے خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرمہ سیّدہ منیشہ کریم صاحبہ آف کٹا کشہ پور نے کی۔ خاکسار نے لجنہ و ناصرات کا عہد دہرایا۔ مکرمہ زبیدہ مصطفیٰ صاحبہ آف نلّہ بیلی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ''حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت 2018 پڑھ کر سنایا اور مکرمہ منیشہ کریم صاحبہ نے اس کا تلگو ترجمہ پیش کیا۔ دعا کے بعد مقابلہ حسن قرأت منعقد ہوا جس میں 40 ممبرات لجنہ اور 42 ناصرات نے حصہ لیا۔ دوسری نشست ساڑھے تین بجے منعقد ہوئی۔ عزیزہ غزالہ شبیر آف پالاکرتی نے تلاوت قرآن مجید کی جسکے بعد مقابلہ نظم خوانی منعقد ہوا۔ بعدہ کٹا کشہ پور کی ناصرات نے ایک ترانہ پیش کیا۔ اسکے بعد مقابلہ تقاریر لجنہ و ناصرات منعقد ہوا۔ بعدہ مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ آخر پر خاکسار نے اُن افراد و ممبرات کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں تعاون کیا۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(بشریٰ نثار، صدر لجنہ اماء اللہ ورنگل)

ریفریشر کورس سیکرٹریان تحریک جدید قادیان دار الامان

مورخہ 18 اپریل 2019 کو وکالت مال قادیان کی جانب سے مکرم منیر احمد حافظ آبادی صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان کی زیر صدارت قادیان کے 14 حلقہ جات کے سیکرٹریان و سیکرٹریات تحریک جدید کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ اس میں قادیان کے جملہ حلقہ جات کے صدران و صدرات نیز صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے بھی شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم سید گلستان عارف صاحب نے کی۔ مکرم سید شہاب احمد صاحب کارکن وکالت مال نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا پاکیزہ منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم مولوی نیاز احمد نائک صاحب سیکرٹری تحریک جدید قادیان نے ''انفاق فی سبیل اللہ اور تحریک جدید کا پس منظر'' کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے تحریک جدید کی اہمیت و برکات کے متعلق خلفائے کرام کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ بعدہ مکرم مولوی رئیس الدین خان صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید قادیان نے سیکرٹریان تحریک جدید کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خلفائے کرام کے ارشادات پڑھ کر سنائے جس کے بعد مکرم مولوی مبشر احمد بدر صاحب نائب صدر عمومی و مربی سلسلہ قادیان نے ''تحریک جدید کا پس منظر اور اس کی اہمیت و مصارف'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اسکے بعد شاملین کو سوال کرنے کا موقع دیا گیا۔ آخر پر صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں مطالبات تحریک جدید پر روشنی ڈالی اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ دعا کے ساتھ ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر دفتر وکالت مال کی جانب سے تیار کردہ کتاب ''بے شمار آسمانی بشارات کی حامل تحریک'' سیکرٹریان تحریک جدید میں تقسیم کی گئی۔

(پی ایم رشید، وکیل المال تحریک جدید، قادیان)

بھدرواہ کے ایک تبلیغی وفد کی ڈی سی ڈوڈہ سے ملاقات

مورخہ 23 اپریل 2019 کو جماعت احمدیہ بھدرواہ (صوبہ جموں وکشمیر) کی طرف سے ایک تبلیغی وفد جس میں مکرم عبد الحفیظ فانی صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ، سیکرٹری دعوت اِلی اللہ، سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور خاکسار شامل تھے، نے ڈوڈہ کے بعض سرکاری عہدے داران سے ملاقات کی۔ وفد نے ڈی سی ڈوڈہ اور ایس پی ڈوڈہ سے ملاقات کی اور انہیں جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور جماعتی لیٹریچر پیش کیا۔

(الطاف حسین نائک، مبلغ بھدرواہ)

جماعت احمدیہ یادگیر میں جلسہ یوم والدین کا انعقاد

مورخہ 5 مئی 2019 کو جماعت احمدیہ یادگیر میں جلسہ یوم والدین منعقد کیا گیا۔ صبح ساڑھے چار بجے نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ جلسہ کی صدارت مکرم جاوید احمد صاحب نائب امیر یادگیر نے کی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم اَیان احمد نے کی۔ عہد اطفال الاحمدیہ کے بعد عزیزم دانش احمد نے کلام محمود سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ جلسہ کی پہلی تقریر خاکسار نے ''تربیت اولاد'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر ناظم اطفال یادگیر نے ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن اور سچائی'' کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی سمیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے ''اطفال الاحمدیہ اور والدین کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طاہر احمد سوداگر، قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر)

مجلس انصار اللہ قادیان کی ماہ اپریل کی تعلیمی و تربیتی مساعی

دوران ماہ شعبہ تعلیم کی جانب سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ''مسیح ہندوستان میں'' کا تعارف و خلاصہ تقسیم کیا گیا۔ مورخہ 2 اپریل کو مسجد مسرور قادیان میں بعد نماز مغرب وعشا مکرم عطاء الرحمن خالد صاحب کی زیر صدارت کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' پر ایک سیمنار منعقد ہوا۔ مکرم عارف احمد ربانی صاحب مبلغ سلسلہ نے کتاب سے سوالات پوچھے اور مکرم شیخ محمد زکریا صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب مبلغ سلسلہ نے ان سوالوں کے جوابات دیئے۔ ہر سال کی طرح امسال بھی 5 مارچ کو مجلس انصار اللہ قادیان نے قادیان تا ہوشیار پور موٹر سائیکلوں پر امن مارچ کیا۔ صبح نو بجے مزار مبارک پر دعا کے بعد صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر نگرانی 28 موٹر سائیکلوں پر قافلہ روانہ ہوا۔ دوپہر بارہ بجے قافلہ ہوشیار پور پہنچا جہاں نماز جمعہ ادا کی گئی اور ایک محفل مذاکرہ بھی منعقد ہوئی۔ مورخہ 27 تا 30 اپریل رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر قادیان کے مختلف حلقہ جات میں رمضان المبارک کی اہمیت کے موضوع پر جلسے منعقد کیے گئے۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری، زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان)

جماعت احمدیہ تیماپور میں 15 روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

جماعت احمدیہ تیماپور (صوبہ مہاراشٹرا) میں مورخہ 15 اپریل تا 2 مئی 2019 پندرہ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ افتتاحی تقریب مکرم سید سلیم احمد صاحب مختاپور صدر جماعت احمدیہ تیماپور کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس کیمپ میں اطفال و ناصرات کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خط لکھنے کا طریق بتایا گیا۔ نیز قادیان دار الامان کے مقامات مقدسہ کا تعارف بھی کرایا گیا اور اردو، انگریزی، کمپیوٹر وغیرہ مضامین پڑھائے گئے۔ اور عربی زبان کی ابتدائی معلومات دی گئیں۔ مورخہ 2 مئی کو بعد نماز مغرب صدر جماعت تیماپور کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں اطفال و ناصرات کو علمی و ورزشی مقابلہ جات کے انعامات دیئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ تربیتی کیمپ کا اختتام ہوا۔

(محمد فضل احمد شاہد، مبلغ سلسلہ تیماپور)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 6- June - 2019 Issue. 23

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی اہمیت کھول کر بیان فرمادی ہے، پس جمعہ پر حاضری اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ضروری ہے

جمعہ کی نماز ادا کرنا اور امام کا خطبہ سننا تمہارے لئے تمہاری تجارتوں سے، کاروباروں سے، دنیاوی کاموں سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ بہتر ہے

ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کریں جن معیاروں تک اس رمضان میں پہنچے ہیں یا پہنچنے کی کوشش کی ہے اس سے نیچے اپنے آپ کو نہ گرنے دیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31؍مئی 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ جمعہ کی آخری آیات تلاوت کیں اور ان کا ترجمہ پیش فرمایا۔ پھر فرمایا آج اس رمضان کا آخری جمعہ ہے اور جیسا کہ عموماً لوگوں کا رجحان ہوتا ہے زیادہ لوگ جمعہ کی نماز پہ حاضر ہوتے ہیں اور خاص توجہ سے حاضر ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ سورۃ جمعہ کے آخری رکوع کی آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے جمعوں کی اہمیت کے بارے میں کھول کر بیان فرما دیا ہے۔ پس جمعہ پر حاضری اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ جمعہ کی نماز کی طرف بلایا جائے تو کسی قسم کی سستی نہ دکھاؤ بلکہ فوری توجہ دیتے ہوئے جمعہ کی نماز کے لئے حاضر ہو جاؤ۔ چاہے جتنی بھی مصروفیت ہے۔ خواہ تجارت کا انتہائی ضروری وقت ہو اور لاکھوں کروڑوں کا نقصاں ہوتا ہو پھر بھی پرواہ نہ کرو اور دنیا کے لاکھوں کروڑوں کے ممکنہ نقصان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جمعہ پر حاضر ہو جاؤ کیونکہ یہ جمعہ کی نماز کی حاضری اور جامع مسجد میں جا کر جمعہ کی نماز ادا کرنا اور امام کا خطبہ سننا تمہارے لئے تمہاری تجارتوں سے کاروباروں سے دنیاوی کاموں سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ بہتر ہے لیکن اس کا احساس اسے ہی ہوسکتا ہے جو اس کا صحیح فہم اور ادراک رکھتا ہو۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا کہ جمعہ کی نماز کے بعد پھر تمہیں آزادی ہے۔ جاؤ اور اپنے دنیاوی کاموں اور کاروباروں میں بیشک مصروف ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دنیاوی کاموں میں بھی برکت عطا فرمائے گا لیکن اپنی عبادتوں کو صرف جمعہ تک ہی محدود نہیں رکھنا بلکہ خدا تعالیٰ تمہیں ہر وقت یاد رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف توجہ رکھو تو پھر تمہیں پہلے سے بڑھ کر کامیابیاں ملیں گی دینی اور روحانی بھی اور دنیاوی بھی۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنیوالے جب اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں تو اس بات کو بھی یاد رکھتے ہیں کہ جمعہ کی نماز کے بعد ہم نے عصر کی نماز بھی پڑھنی ہے۔ مغرب کی نماز بھی پڑھنی ہے عشاء کی نماز بھی پڑھنی ہے کہ یہ نمازیں فرائض میں داخل ہیں اور دنیاوی کاروبار ہوں یا دوسری نعمتیں یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہیں۔ پس کامیابی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت سے ہی وابستہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ جمعہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: جمعہ کا دن تو عید کا دن ہے اور یہ عید دوسری عیدوں سے افضل ہے اور اس عید کے لئے سورۃ جمعہ خاص طور پر نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے جمعہ کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک یہودی کا ایک مکالمہ بھی بیان فرمایا کہ جب آیت اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ اُتری تو ایک یہودی نے کہا کہ اگر ہم پر یہ آیت اترتی تو ہم اس دن عید کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ جمعہ عید ہی ہے کیونکہ یہ آیت جمعہ کے دن اتری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مگر بہت سے لوگ اس عید سے بے خبر ہیں اور سمجھتے ہیں کہ رمضان کے آخری جمعہ پر خاص توجہ سے حاضر ہو کر ہم تمام جمعوں کا ثواب لے لیں گے۔ پس بہت فکر کے ساتھ ہمیں اپنے جمعوں کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ جس طرح رمضان کے آخری جمعہ کو اہمیت دی جاتی ہے اسی طرح سارا سال کے جمعوں کو اہمیت دینے کی ضرورت ہے۔ لیکن بہت سے اس بات کی طرف توجہ نہیں دیتے اور دنیاوی کاروباروں اور دنیاوی دلچسپیوں میں اپنے جمعہ ضائع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ ان دنیاوی چیزوں اور دولتوں اور دلچسپیوں سے بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمہیں رزق دیتا ہے۔ پس یہ بہت اہم اور ہر مؤمن کے لئے قابل توجہ امر ہے اور خاص طور پر ہم جو اس زمانے کے امام کو مانتے ہیں ہمیں اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لیے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمھیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ میں یقینا جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کیے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے اور دوسرا مخلوق کا۔

حضور انور نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس بات کو سامنے رکھنا ضروری ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حق ادا کر دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہ ایک مستقل عمل ہے جو تم نے اپنی ہوش میں آنے سے لے کر اس دنیا سے رخصت ہونے تک ادا کرنا ہے۔ پس سال کے ایک جمعہ کو ہی کافی نہ سمجھو بلکہ ہر جمعہ ہی اہم ہے۔

ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی اہمیت پر توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے سوائے مریض کے مسافر کے عورت کے بچے کے اور غلام کے۔ پھر فرمایا کہ جس نے لہو ولعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا یقینا اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد والا ہے۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جمعہ کے دن نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ اور بلا وجہ جمعہ چھوڑنے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انذاری ارشاد بھی ہے کہ جس کسی نے بلا وجہ جمعہ چھوڑا وہ اعمال نامے میں منافق لکھا جائے گا۔ پھر فرمایا جو سستی کرتے ہوئے تین جمعے لگا تار چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے کیونکہ جب مہر لگ جائے تو پھر نیکیوں کی توفیق بھی کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ جمعہ پڑھنے آیا کرو۔ ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنت کا اہل ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مؤمن کی نشانی یہ بتائی ہے کہ وہ ایک نماز سے دوسری نماز کی فکر اور اس کے انتظار میں رہتا ہے اور ایک جمعے سے دوسرے جمعے کی فکر اور انتظار کرتا ہے اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کی فکر اور انتظار کرتا ہے نہ کہ دنیاوی خواہشات اور کاموں کے لئے اپنے جمعوں اور نمازوں کو ضائع کر دے۔ پس ہمیں اپنی عبادتوں کی فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی ترجیحات کو صحیح راستے پر لگانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لئے ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر ہم غور کریں تو ہم دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے اصل مقام اور اس کی قدر و قیمت کی ہم صحیح پہچان نہیں رکھتے۔ ہماری دعاؤں میں ایک مستقل مزاجی ہو۔ ہمارے دل صرف جمعوں کے لئے نہیں بلکہ پانچ نمازوں کے لئے بھی مسجدوں میں اٹکے ہوں لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہمیں حقیقت میں اس کا ادراک نہیں ہے۔ ہم عارضی اور فوری ضرورت کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کو بھلا دیں اور اس کے حکموں کو دنیاوی خواہشات کے پیچھے کر دیں تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لاپرواہوں سے بھی لاپرواہی برتے گا اور باوجود جنت کا اہل ہونے کے اس لاپرواہی کی وجہ سے ایسا انسان جنت سے محروم ہو جائے گا۔ پس ایک مؤمن کا کام ہے کہ یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھے کہ میرے کاروبار بھی اور میرے کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی بابرکت ہو سکتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی برکت ہے تو پھر میں پہلے اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی کوشش کیوں نہ کروں۔ اس اصول کو ہر ایک کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم یہ سمجھ لیں گے تو ہماری مسجدیں رمضان کے علاوہ پانچ نمازوں کے وقت بھی آباد رہیں گی اور جمعوں پر بھی بھری رہیں گی بلکہ چھوٹی پڑ جائیں گی اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا ہے کہ اگر ہمارا آج ہمارے گذشتہ کل سے بہتر نہیں تو ہم حقیقی مؤمن نہیں۔ پس جمعہ کو وداع کہنے کے لئے ہم آج جمع نہیں ہوئے بلکہ اپنی نیکیوں میں اپنی عبادتوں میں اپنی اللہ تعالیٰ سے محبت میں بڑھتے ہوئے قدم کو مضبوط کرنے اور اس کے لئے دعا کرنے کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں اور یہ عہد ہمیں آج کرنا چاہیئے کہ ہم نے اب آئندہ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھنا ہے انشاء اللہ۔ اور یہ عہد اور دعا تبھی ہوسکتی ہے جب اللہ تعالیٰ کے قرب کی اہمیت کا بھی احساس ہو، جب اللہ تعالیٰ کو حقیقت میں سب طاقتوں کا مالک اور سرچشمہ اور سب کاموں کے بہترین انجام تک پہنچانے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہو۔

پس جب ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے تو ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کریں جن معیاروں تک اس رمضان میں پہنچے ہیں یا پہنچنے کی کوشش کی ہے اس سے نیچے اپنے آپ کو نہ گرنے دیں۔ اپنی نمازوں کے معیاروں کو بھی اونچا کرتے چلے جائیں اپنے جمعوں کی حاضری کو بھی قائم رکھیں اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے والے ہوں اور خاص ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش ہمیشہ جاری رکھیں جو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کو مانگنے والے ہوں۔ یعنی اس دعا کی کوشش ہو کہ ہمیں اللہ تعالیٰ ملے۔ ہماری نمازیں ہماری عبادتیں اللہ تعالیٰ کی لقاء حاصل کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان معیاروں کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad